

ضروری اطلاع: کوئی صاحب بلا اجازت مرتب قصد طبع نہ فرمائیں۔

إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ لِكُمَّةً وَإِنَّ مِنَ الْبَسَائِنِ لَكُمَّةً

اللہ اللہ اللہ! دیوان جس کی ہر سطر مردانہ فصاحت کی سنگ آبدار جس کا ہر مصرع علمائے جاہل
کا شہسوار بلکہ ہر لفظ عمدہ پاکیزہ زیور حسن سے آراستہ تحقیق سموری و معنوی کا دریا خوبی کے
ساحل میں ڈھلا ہوا بحر محبت محبوب رب العزت کو کمال جوش و خروش میں لایا اعلان شاندار
سید عالم صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کو دست و پیچہ بنانے والا سبحان اللہ یہ وہ دیوان ہے جس
کی انیس عالم میں مفقود سر پایا محمود و مسعود

مستحق ریاست تاریخی

حداق بخشش

حضرت عارف رحمۃ اللہ علیہ کا نشان
گستاخی ص ۲/۷

از قضا علی بن عباس سرآمد فضی و بلوغ استاد الشرائع السید المحققین و افاضیہ رفیعہ و جلیہ
کاشف غوامض طبعی طلال مشکلات ہر علم فہم علامہ ذہن مرجع العلماء تاج الکملات علی الملک
والدین شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ مجدد اعظم دین و ملت مولانا الحاج
مولوی مفتی حافظ قاری شاہ عبداللطیف محمد احمد رضا خاں صاحب شفی خفی قادری برکاتی
آل رسولی بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه عنہ۔

مؤید

فیہر سگ رضوی ابوالنظر محبوب رضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی
مجددی لکھنوی غفر اللہ لہ مفتی اعظم ریاست پٹیالہ

بہر مالیش

مولانا مولوی حافظ قاری سید محمد نور الحق صاحب قادری برکاتی قاسمی و مہمان سنیت جناب حاجی
ہاشم حاجی جمال صاحب قادری و جناب حاجی آدمی حاجی جمال صاحب قادری برکاتی قاسمی گوٹلی و
حاجی ابوبکر حاجی احمد قادری برکاتی قاسمی بمبئی و جناب شفی مصطفیٰ خاں صاحب قادری برکاتی
قاسمی نزدیک محمد تم

مقام اشاعت: کتب خانہ السنہ - جامع مسجد - ریاست پٹیالہ

تعداد ۱۰۰۰ - نمبر ۶ - مرکزی جماعت السنہ دار ہرہ مشرین - ضلع ایشہ - قیمت ۴۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 كَلَامُ الْأَمَامِ الْأَمَامِ الْكَلَامِ

امام اہلسنت مجدد عالم دین و ملت کی شاعری

حدیث شریف میں ہے حضور سرکارِ دو عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں ان اللہ تعالیٰ یبعث لہذا اکامۃ علی اس صلی صائۃ سنۃ من یجد دلہا امر دینہا یعنی بیشک اللہ عزوجل اس امت کے لئے ہر سو برس پر ایسے شخص کو مقرر فرمائے گا جو اس کے لئے اس کے دین کو از سر نو تازہ کر دیگا۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے مطابق ہر سو برس کے بعد مجدد ہوتے رہے اور مقدس دین اسلام کو تازہ کرتے رہے۔ یہ چودھویں صدی جب دنیا میں آئی توفتنوں کی بھیانک گھٹائیں اور کفر و بد مذہبی کے گلے گلے بادل اپنے ساتھ لائی چودھویں صدی کا مہیب منظر ایک ہنایت خوفناک منظر تھا ایک طرف نیچریت زور پر ہے تو دوسری طرف ندویت شور ہے۔ ایک سمت غیر مقلدی اپنے جو بن دکھا رہی ہے تو دوسری سمت دیوبندیت کی کالی بلا ڈار رہی ہے۔ ایک جانب سرائیوں کا نغمہ ہے تو دوسری جانب سے چکڑ الویوں کا حملہ ہے۔ ایک طرف وہابی عوام کو بہکا رہے ہیں تو دوسری طرف ملاحدہ متصوفہ بھولے مسلمانوں کو راہ حق سے پھسلا رہے ہیں غرض کفر و بد مذہبی کی آندھیاں زور شور سے چل رہی ہیں اور چاہتی ہیں کہ اسلام کے نور کو بجھا دیں۔ لہذا ایک عادت الہیہ اپنے جلو سے دکھاتی ہے اور اپنے برگزیدہ بندہ حضور پر نور مرشد برحق امام اہلسنت مجدد عالم دین و ملت شیخ الاسلام والمسلمین تاج الفحول الکاملین سیدنا علی حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کو اسی منصب جلیل تجدید دین میں پر فائز فرمائی

نور کی تفسیر و اعطین کیلئے بہترین سرمایہ ہے۔ دلائل عقلیہ و نقلیہ سے آراستہ ہے۔ قیمت صرف ۱۰ روپے

حضور پر نور علی حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه عنانے اپنی زبان مبارک سے کبھی یہ دعویٰ نہیں فرمایا کہ میں مجدد ہوں اور مجدد کے لئے دعویٰ ضروری بھی نہیں مگر حضور پر نور علی حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک خدمات اسلام نے علمائے عرب و عجم و ممالکِ حل و حرم کو اس اعتراف پر مجبور کر دیا کہ بیشک وہ اس صدی کے مجدد ہیں۔ ہاں ہاں وہ حضور علی حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات قدسی صفات تھی جس نے بد مذہبوں کی گالیوں کو سنا اور بیدنیوں کی ہر قسم کی تکالیف و مصائب کو برداشت فرمایا مگر دین کی حمایت سے قدم نہ ہٹایا۔ بد مذہبیوں کی خوفناک اندھیاں آئیں اور اپنا سارا زور دکھا کر چلی گئیں۔ بے دینیوں کے مہیب طوفان آئے اور اپنی سیلابی قوتوں کو ختم کر کے چلے گئے۔ کفر و ارتداد کے اندھا دھند جھکڑ اپنا زور و شور دکھا گئے مگر اللہ و رسول جل جلالہ و صل اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے اس جلی شائع کو اور سنت کے اس بلند و استوار پہاڑ کو جس مقام پر قائم فرمادیا تھا محال کیا تھی کہ وہاں سے ذرہ برابر تو ہٹ جاتا حضور پر نور علی حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک زندگی پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے اس بندہ خاص کو محض اسلام کی حمایت اور دین کی تجدید کیلئے پیدا فرمایا تھا۔ حضور پر نور امام اہلسنت رضی اللہ عنہ نے اس خدمت کو بخوبی انجام دیا مسلمانوں کو ہدایت فرمائی تشنگانِ بادِ یہ ضلالت کے لئے رشد و ارشاد کے دریا بہا دیے کم لاکھانِ تپ ہلاکت کے لئے ہدایت و رہنمائی کی مشعلیں اور شمعیں روشن فرمادیں دین کے بہرلوں، ایمان کے ڈاکوؤں سے عمر بھر مقابلہ فرمایا اور امت مرحومہ کے ایمان کو ان کے حملوں سے بچایا۔ اعلیٰ حضرت مجدد عالم دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پونے چودہ برس کی عمر شریف سے مسند ارشاد و افتاء پر جلوس فرمایا۔ اور اس وقت سے لیکر وقت وصال تک کوئی گھڑی خدمتِ دین سے خالی نہیں چھوڑی۔ آج حضور پر نور کی تصانیف قدسیہ ایک ہزار سے زائد ہیں۔ اور فتاویٰ رضویہ شریف کی چودہ ضخیم جلدیں اس کے علاوہ ہیں آج بیدنیوں کا وہ کونسا فرقہ ہے جس کے رد میں حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصانیف نہیں۔ تمام دشمنوں میں اسلام کے سب سے بڑے دشمن وہابیہ ہیں۔ لہذا اس

مرآت حسن۔ قابلہ دید و تفسیر میلاد شریف سب سے معنی بہترین اردو میں۔ قیمت صرف ۱۰ روپے

مجدد اعظم دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خامہ خو نوار و قلم برق بار نے سب سے زائد انہیں کی طرف توجہ فرمائی۔ اور صرف وہابیہ دیوبندیہ وغیرہ مقلدین کے رد میں حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تین سو سے زائد تصانیف قدسیہ ہیں جن کے جواب کے آج تک تمام وہابیہ، دیوبندیہ وغیرہ مقلدین سارے کے سارے چھوٹے بڑے، پرکھے پرانے سب عاجز و مجبور ذلیل و مقہور ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ رہیں گے چونکہ مجدد اپنے زمانہ میں حضور غوث اعظم پیران پیر و ستیگر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نائب اور حضور سرکارِ دو عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا وارث ہوتا ہے۔ اسی لئے سرکارِ غوثیت و بارگاہ رسالت سے اسے خاص طور پر نعمتیں برکتیں رحمتیں عطا فرمائی جاتی ہیں۔ اس کا سینہ کشادہ فرما کر انوار و معارف و علوم و حقائق لدنیہ کا خزانہ بنا دیا جاتا ہے۔ حضور اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات پاک اس امر کا روشن ثبوت تھی۔ وہ علوم جن کے ناموں سے بھی زمانہ حال کے علماء کان آشنا نہیں ان میں امام اہلسنت قدس سرہ کی تصانیف موجود ہیں۔ علوم و فنون و رسیہ تو ان کی آبائی میراث تھے۔ بکثرت علوم عربیہ غیر مروجہ ہیں جن کا احیاء اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور اعلیٰ حضرت کے دست اقدس سے کرایا تھا علم تفسیر۔ توحید۔ لوگارتھ۔ جبر و مقابلہ اعظم۔ جبر و غیرہ وغیرہ وہ بڑے بڑے معرکہ الادب جن میں اکابر علماء بحث فرماتے چلے آئے امام اہلسنت قدس سرہ کی ادنیٰ توجہ نے انہیں حل فرما دیا۔ وہ مسائل جن کے متعلق کتب فقہیہ میں دو تین نقطوں سے زائد کچھ نہیں ملتا جیسے مسئلہ اذان خطبہ و مسئلہ نوٹ وغیرہ جب کبھی مجدد اعظم دین و ملت قدس سرہ کے قلم حق رقم نے ان کے متعلق حرکت فرمائی ہے تو تحقیقات کے سمندر بہا دے ہیں۔ دیکھنے والوں نے دیکھا ہے اور ابھی وہ دیکھنے والے موجود ہیں کہ بڑے بڑے علماء نے کرام ان کے حضور اس طرح ادب و احترام کے ساتھ جھجکتے دھرتے بیٹھتے جیسے استاد کمال کے سامنے اس کے شاگرد بیٹھتے ہیں۔ وہ مسائل جن میں علماء کرام بحث کر کے تھک جاتے تھے اور ان کا حل نہ ہوتا تھا تو اپنے اس

مرآت حسن۔ قابلہ بد و خیر و شریف و سخی و مقلدین و بدعتی بہترین اردو میں قیمت چھ آنے

دینی مشکلات کے حضور حاضر ہوتے۔ سوال عرض کرتے فوراً بلا توقف ایسا شافی کافی جواب ارشاد فرما دیا جاتا جس سے تمام شبہات مٹ جاتے۔ سارے اعتراضات اٹھ جاتے۔ میں کہاں سے کہاں چلا گیا۔ مجھے اس وقت امام اہلسنت مجدد اعظم دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شاعری کی شان دکھانا مقصود تھا مگر یہ بھی حضور کی علوم مرتبت کا مختصر بیان تھا۔ اہلسنت کے دلوں میں اپنے امام کے فضائل سن کر انوار چمکیں گے اور بد مذہبوں و دینوں کے قلوب میں آتش غیظ کے انگارے بھڑکیں گے خیر تو مجھے عرض کرنا ہے کہ حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سرکار رسالت و بارگاہ غوثیت سے بیسیوں علوم ایسے عطا فرمائے گئے جن میں بظاہر حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا کوئی استاد نہیں جنہیں دیکھ کر زبانیں بے اختیار پکارا نکھتی ہیں کہ

ایں سعادت بزرہ بازو نیست
تا نہ بخشد خداے بخشندہ

میں وہ علوم ہرگز کسی نہیں بلکہ محض فضل ربانی و عطیہ رسول یزدانی و موهبت سرکار جیلانی ہیں خدا ایام فضل اللہ یوقیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم آپس علوم میں سے علم شاعری ہے۔ اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دامن کلام غالب و احمیہ و ذوق و داغ وغیرہ کے داغ شاگردی سے پاک و صاف ہے۔ خود قبولت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

توشہ میں علم اشک کا سماں بس ہے	افغان دل زار خدی خواں بس ہے
رہبر کی رو نعت میں گر حاجت ہو	نقش قدم حضرت ہتاں بس ہے
یعنی اگر دست مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے راستہ میں راہبر کی ضرورت ہو تو حضرت سیدنا عثمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا نقش قدم میرے لئے کافی ہے	مجھے کسی استاد کی حاجت نہیں۔ خود حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔
ربانہ شوق کبھی مجھ کو سیر دیواں سے	ہمیشہ صحبت ارباب شہر سے ہوں نفور
نہ اپنے کاموں کو نفع وقت کی فرصت	نہ اپنی وضع کے قابل کہ اس میں ہوں مشہور
رہی وہاں سے اسکے مجھے سبکدوشی	کہ وہ یہی ہو گراں سر پہ باو جرم و قصور

اعین سعادت۔ کانفرنس میں کیا تھا کیا بتاؤ گریں ہر مسئلہ میں توحید نہیں ان کے اقوال و خطبہ۔ قیمت ۳۴ آنے

علوم میں ہو تب تو ورثہ آبا
جبین طبع ہے ناسودہ داغ شاگردی
مگر جو بلم غیبی مجھے بتاتا ہے

شاعری اگر آداب شریعت کے خلاف ہو تو ناجائز و گناہ ہے۔ ایسے ہی بے لگام
شاعروں کے حق میں قرآن پاک فرماتا ہے وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ
بے ادب شاعروں کی پیروی دہی کرتے ہیں جو گمراہ ہیں۔ اور اگر آداب شریعت کے
لفظ کے ساتھ ہو تو محمود و مستحسن بلکہ اگر اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ
وسلم کی ثنا و مدح اور ان کے دشمنوں کے رد و قدح میں ہو تو اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے
ایسی ہی شاعری حضرت سیدنا حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھی جن کے لئے مسجد نبوی
میں حضور انور صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم منبر بچاتے اور حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اُس پر کھڑے ہو کر قصیدے سناتے جن میں اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ و علی آلہ
وسلم کی ثنا و تعریف اور کفار و مشرکین کی بوجہ مذمت ہوتی۔ حضور سرکار رسالت صلی
اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم خوش ہوتے اور فرماتے کہ جب تک حسان رضی اللہ تعالیٰ
عنہ اللہ و رسول کی تعریف اور کفار کی برائی میں قصیدے پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ
روح القدس سے اُس کی تائید فرماتا ہے۔ ایسی ہی شاعری کے لئے ارشاد ہوتا ہے
ان من الشعراء حکمة وان من البیان لصحرا یعنی بے شک بعض شعر سراہر
حکمت و دانائی ہوتے ہیں اور بیشک بعض بیان جاد و کی طرح تاثیر کرتے ہیں۔ حضور اعلیٰ
حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شاعری بھی احکام اسلام کی تبلیغ کی اور حمایت دین و
رد مرتدین کی ایک شکل تھی۔ حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کوئی کلام اللہ و رسول جل جلالہ
و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم کی حمد و ثناء یا ان کے محبوبوں کی مدح و منقبت یا ان کے
دشمنوں کی رد و مذمت سے خالی نہیں ملے گا۔ اور کیونکر ملے انہیں اللہ عزوجل نے مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پاک کی تجدید و تائید و نصرت و حفاظت کے لئے دنیا میں
بھیجا تھا۔ اُن کا کلام تو کلام ان کا ہر کام حمایت مذہب اہلسنت کے گہرے رنگ میں

اربعین شدت بہ مذہبوں کے ساتھ تسلیان کیساتھ تاو کریں اس طرح ہر مذہب میں ماحظ ہوں۔ چیت ۱۴

دہا ہوا تھا کسی رئیس یا نواب یا راجہ یا دیوی و جاہست والے کی خوشامد یا تعریف میں
حضور پر نور قدس سرہ نے کبھی ایک غزل یا ایک قصیدہ تو کیا ایک شعر بھی نہ فرمایا۔ خود
مدت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

کروں مدح اہل دُؤل جہ ضا پڑے اس بلا میں میری بلا

میں گداہوں اپنے کریم کا مرادین پارہ ناز نہیں
آج کل عام طور پر جاہل شعرا میں مشہور ہے کہ آداب شریعت کا لحاظ کرتے ہوئے
شعر میں خوبی نہیں پیدا ہو سکتی مگر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علی طور سے اُنکے
اس قول کا رد فرمایا۔ حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے دو دیوان بارہا
طبع ہو چکے۔ اہل ذوق اُن سے مستفیض و مستفید ہو رہے ہیں۔ اور تیسرا دیوان
حدائق بخشش حصہ سوم یہ حاضر ہے۔ شائقین ان کی زیارت سے مشرف
ہوں۔ اور دیکھیں کہ آداب شریعت کی پابندی کے ساتھ زبان کی پاکیزگی، محاورات
کی لطافت، الفاظ کی فصاحت، کلام کی بلاغت، عبارت کی رنگینی، مضامین کی دلکشی،
تشبیہات کی عمدگی، استعارات کی خوبی، علمی اصطلاحات کی تلخیص، آیات و احادیث
کے اقتباسات، غرض شاعری کے تمام لوازم اور ساری خوبیاں سبھی تو جمع فرمادی
ہیں۔ اسی لئے تو فرماتے ہیں کہ

جو کہے شعر و پاس شرع دونوں کا حسن کیونکر آئے

لا اوسے پیش جلوہ زمزم سے صفا کیوں
اس کے ساتھ ہی کوئی شعر ایسا نہیں جن کا ثبوت کسی آیت یا حدیث سے نہ ہوا۔ اُنکے
دین کے کسی قول سے ماخوذ نہ ہو پھر صد ہا شعر ایسے ہیں جن میں سے ایک ایک کی مکمل
شرح کی جائے تو ضخیم مجلدات تیار ہو جائیں۔ اور کیوں نہ ہو کہ امام اہلسنت کا کلام ہے
اور کلام اکابر اہل الکلام۔ امام اہلسنت کا ایک ایک شعر علوم و معرفت کا
گنجینہ ہے اور ایک ایک شعر علوم کے سمندر کو اپنے اندر لئے لینے والا ایک کوزہ ہے۔ حضور
پر نور امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اردو زبان میں ادبی یا لکھنؤ کے پابند نہ تھے

حضور الصغیر حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب حالات و کرامات میں قابل دید رسالہ ہے۔ قیمت ۴

لکھنے کی تحقیق میں جو محاورہ زیادہ فصیح و صیح ہوتا اسی کو اختیار فرماتے۔ خواہ وہ
 لکھنے کا ہوتا یا دہلی کا اور اسی نے حضور پر نور کے کلام کا بالکل ایک نیا رنگ اور نرا
 ڈھنگ ہے۔ حضور پر نور قدس سرہ اردو کے علاوہ فارسی اور عربی میں بھی کلام فرماتے تھے
 اور وہ بھی ایسا فصیح و بلیغ ہوتا کہ فارسی کلام سن کر علماء کو دہوکہ ہوتا کہ یہ کسی ایرانی قادر الکلام
 کا کلام ہے۔ اور عربی کلام تو سبحن اللہ اجنبی عربی داں کو تو یقین ہو جاتا کہ کسی محفوظ
 اللسان بدوی کا کلام ہے۔ اور قادر الکلامی کی یہ شان کہ تین تین سوشعرا قصیدہ ایک
 مجلس میں فرمادیتے۔ اور قافیہ مکرر ہوتا۔ چنانچہ ندوۃ مخدولہ کے رد میں عربی قصیدہ
 اصالی اکابر اس کا ایک نمونہ موجود ہے۔ افسوس کہ حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کے تین دیوان گم ہو گئے۔ جن میں ایک عربی تھا دوسرا فارسی اور تیسرا اردو
 اور حدائق بخشش کے دو ہی حصے اس وقت تک طبع ہوئے۔ اور اب خدا
 و رسول جل و علا و صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کے فضل و کرم سے حدائق بخشش کا یہ
 تیسرا حصہ چھپکر شائع ہوا ہے۔ پھر بھی فارسی کلام بھی حدائق بخشش حصہ دوم اور حصہ
 سوم میں بہت سا موجود ہے۔ اہل انصاف خود دیکھ کر انصاف کر سکتے ہیں اور حسد کا
 علاج ہمارے پاس نہیں ہے۔ پھر یہ بات بھی قابل ملاحظہ ہے کہ حضور پر نور قدس سرہ
 کا کوئی کلام ایسا نہیں جو صرف قال ہو حال نہ ہو بلکہ جو کچھ فرمایا ہے سر اسرار حال ہے۔ یہ
 واقعہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور دوسرے بھی اس کو دیکھنے والے بچہ تعالیٰ
 موجود ہیں کہ ایک حافظ صاحب جو حضور پر نور امام اہلسنت قدس سرہ کے مخلصین میں
 سے تھے کچھ کلام بغرض اصلاح سنانے کے لئے حاضر ہوئے۔ اجازت عطا ہو گئی سننا
 شروع کیا۔ درمیان میں اس مضمون کے اشعار تھے کہ یا رسول اللہ میں حضور کی محبت
 میں دن رات تڑپتا ہوں۔ کھانا پینا سونا سب موقوف ہو گیا ہے۔ کسی وقت میری طبیعت
 کی یاد دل سے علیحدہ نہیں ہوتی۔ اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حافظ صاحب
 اگر جو کچھ آپ نے لکھا ہے یہ سب واقعہ ہے تو اس میں شک نہیں کہ آپ کا بہت بڑا
 مرتبہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں آپ فنا ہو چکے ہیں اور اگر محض

توسیع الصغیر حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے فضائل مناقب حالات و کرامات میں قابل ملاحظہ ہے۔ قیمت ہر

شاعرانہ مبالغہ ہے تو خیال فرمائیے کہ جھوٹ اور کونسی سرکاری جنہیں دلوں کو ارادوں
 غلوں قلوب کی خواہشوں اور نیتوں پر اطلاع ہے۔ جن سے اللہ عزوجل نے مسما
 کان دما یکون کا کوئی ذرہ نہ چھپایا۔ اور اس کے بعد اس قسم کے اشعار کو کٹوا دیا۔
 اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام
 میں جو کچھ ہے ہرگز مبالغہ نہیں ہے بلکہ یہ سر اسرار حال اور واردات قلب ہیں جنہیں
 حضور اعلیٰ حضرت قبلہ ہی کا قلب مبارک تھا جو ضبط فرماتا تھا۔ اس قلب اقدس
 کے اندر جوش عشق اور شورش محبت اور تجلیات محبوب کے سمندر
 سر فلک میں مار رہے تھے مگر ضبط کا یہ عالم کہ مجال کیا تھی کہ ان رموز و اسرار کے
 سمندر میں سے ایک قطرہ بھی چھلک کر زبان پر آجائے۔ خود بدولت رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۵

راز ہا پر قلب شاں مستوریت	ایک افشا کردنش دستوریت
ہر کہا گئے و دیوت داشتند	قفل بردر بہر حفظش بستہ اند
در دل شاں گنج اسرارے نکو	بر لب شاں قفل امر انصتوا

ان میں دقت بحر عشق و محبت جوش مارتا اور ضبط کی طاقت نہ رہتی تو شاعری کے
 پردہ میں ان رموز و اسرار کا بیان ہو جاتا۔ اس راز کو وہی جانتے ہیں جو محرم اسرار ہیں
 جن کی آنکھیں اللہ عزوجل نے کھول دی ہیں۔ وہ دیکھ رہے ہیں کہ حضور پر نور قدس سرہ
 کے ایک ایک شعر میں کیا کیا رموز ملکوت و اسرار لاہوت بھرے ہوئے ہیں۔ ہم جیسے
 کوتاہ بینوں تنگ نظروں کو کیا خبر الغرض ان کے مدایج عالیہ و مراتب جلیہ کو اللہ والوں نے
 پہنچا نا۔ حضرت سیدنا شاہ ابوالکھسیر احمد نوری مابرووی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلیٰ حضرت
 قدس سرہ کو چشم و چراغ خاندان برکات تہ کا لقب عطا فرمایا۔ اور حضور اعلیٰ حضرت قدس
 سرہ کے مرشد برحق حضور پر نور سیدنا شاہ آل رسول احمدی مابرووی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 فرمایا کرتے اگر مجھ سے خدا فرمائے گا کہ میرے واسطے کیا لایا تو میں احمد رضا کو پیش کر دوں گا
 میں تو اس کو چہ سے نابلد ہوں۔ مثل مشہور ہے کہ ولی را ولی می شناسد۔ مجھ میں کیا

قنایت ہے کہ اس راہ میں قدم رکھ سکوں۔ مجھے حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کچھ بکام جواب تک پہنچا نہیں ہے۔ میری کوشش و جانفشانی سے بریلی شریف، دسرکار مارہرہ مظہرہ دہلی بھیت و رام پور وغیرہ مختلف مقامات سے دستیاب ہوا آج بروز دران اہلسنت کی خدمات میں خدائق بخشش حصہ سوم کی شکل و صورت میں پیش کر رہا ہوں۔ مولیٰ تبارک و تعالیٰ اس حقیر و فقیر کی اس سعی کو قبول فرمائے۔ آمین اس مبارک دیوان میں کس کس چیز کی جانب ناظرین کرام کو توجہ دلاؤں۔ خود ملاحظہ فرما کر معلوم کریں گے۔ شل مشہور ہے کہ مشک آنست کہ خود بہ بویہ کہ عطار بگوید۔ صفت و چیزوں کی جانب متوجہ کرتا ہوں۔ اول قصیدہ مبارکہ مسمیٰ بکام تاریخی فضائل قادوق و خوشترہ شعر کا یہ قصیدہ ہے۔ چھوٹی بھر ہے مگر استعارات و تشبیہات علمی محاورات و ملیحات و اقتباسات احادیث و آیات اور زبان کی پاکیزگی وغیرہ وغیرہ پورے ہو سکتی ہیں۔ دوم غزل غزل الشقیقین ۱۹ پر ہے۔ اس غزل میں یہ صنعت ہے کہ ساری غزل میں کہیں پڑنے والے کے دونوں ہونٹ نہیں ملتے۔ پھر چھوٹی بجز اور ایک ایک لفظ میں نکات و حقائق و دقائق کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے ہیں۔ سوم قصیدہ مبارکہ نعتیہ جو اصطلاحات علم نبیات میں ہے ایسے ہی وہ قصیدہ جو حضرت سیدنا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مدح میں ہے اور بہت ہی کمات تک عرض کروں۔ احباب اہل سنت کی زمائش کی تمیل کرتے ہوئے ہیں تجویز کو شاید کرتا ہوں اور سنی بھائیوں بالخصوص رضوی بھائیوں سے عرض کرتا ہوں کہ میرے لئے دعائے عفو و عافیت کریں۔ والسلام

گ آستان رضوی فقیر قادری رضوی مجذبی لکھنوی غفرلہ

۲۹ رزی الحجۃ الحرام ۱۳۲۲ھ

۲۵۱۲۰

اربعین شہادت۔ بد مذہبوں کے ساتھ مسلمان کیسے برتاؤ کریں۔ اس مسئلہ پر سوجھ بوجھیں ملاحظہ ہو۔



خطبہ اول

الحمد لله رب العالمين والبركات
والفضل والصلوات الزاكية
عليك ايها النبي ان اشيا حكما
الا فقال الى المختار من مفسر
ان شئت فانه من لفاروق نسال
هله اسع نسال عند جند ممة
اسمع كلام اولي العرفان والعلماء
ان كان عندك برهان فابد لنا
صالح اراك سليطا تشتم العلماء
العبد ثني على المولى محمد

حمد يدوم دواما غير منحصر
خير البرية منجى الناس من سقم
سواك يا ربنا يا منزل التنزيل
صلى الاله على المختار من مفسر
فالحق يظهر من الفاظه الغرر
ان لا نقول تحاكمنا الى عم
فقهيم الاسوة الحسنی لمعتبر
الا امام سوى الكاهن والبطر
ان الشیمة يا هذا من الکبر
اشهد من الدربل بھي من الدربل

المنقول من التذکر المرقصوی

لہ کی تفسیر و عقیدین کیلئے بہترین سرایہ ہے۔ ہر نیک خلقی تقلید کا آستانہ ہے۔ قیمت ۵۰ روپے

الحمد لله المتوحد
وصلاته دو ماعلى
والال والاصحاب هم
قالى العظيم تو سله
ومين اتى بكلامه
وبطية ومين حوت
وبكل من وجد الرضا
لاهم قد هجم العدى
فى خيلهم ورجالهم
هاوين نزلة مثبت
لكن عبدك ا من
لا اخشيه من باسمهم
لاهم فادفع شرهم
وادمر صلاتك والسلا
والال امطار الندى
ما غردت ورقا على

جبال الممتن د
خير الا نامر محمد
ماوى عند شد ائدى
بكتابى وباحمد
ومين هدى ومين هدى
ومين بى ومين بى
من عند رب واحد
من كل شاء وابعد
مع كل عاد معتد
با عين ذلة مهتد
اذ من دعاك يؤيد
يد ناصرى اقوى يد
وقتى مكيدة كا
مر على الحبيب لا جود
والصحب سحب عوائد
بان بخير مغر د

عبد البحر بن السيد

رحب الساعه في مياه لا يتوى وجهها وجوفها في المساجه

الحمد لله الذي جعل في الصلاة والسلام على النبي صلى الله عليه وسلم حكمة القرآن من آياته ومجده وامته صلى الله عليه وسلم ۱۱ من

في لغة في الشهر ١٢ من

نورانی تفسیر: ظہین کی جہر من سوائے ہے۔ ماضی قیامی انقلاب ہے۔ آراستہ ہے۔ قیمت میرا

آغاز کلام فارسی وار دو

جهان و دل من باد فداے شه بطحا
 در وسعت قطره نبود بدحت دریا
 یارب تو برائے علم افرازی اہم
 میگفت سیماں بہرہ حشمت و شوکت
 میگرم و می نامم و می سوزم از عیش و غم
 داغ و پیش و سوز و گداز و الم و درد
 از جہلا اسن و امان و دوجہان ست
 کہ تو در باطن طائر سدہ چو نخستین
 عند عرش بیرون رفت ز خود از بہت ناز
 محبوب خدا رہو اسراشہ کوئن

بیرون فلک از سر چو رضا این همه سودا

میخواہ بہر کار و رضائے شہ لفظی

ہر پہر مشعلہ افروز شبستان کس کا
 سبیل آشفۃ ہو کس گل کے غم گیسو میں
 نو نیا بہ سبق شمس یہ ہے سمنس نیر
 کیوں نہ گلشن مری خوشبوئے دہن کے
 آنکہ خورشید قیامت کی چھپکے جو لگی
 زندے مردہ ہوئے سکانِ عدم چونک پر
 ہر سر عرش سے ہے مرقدِ شہ کا یہ خطاب
 آئینہ دار ہے آئینہ مری حیرت کا
 ہمہ تن چشم کی صورت ہے بدن سے پیدا
 آفت جانِ عاقل ہے ترا سن اے گل

ماہ ہے پر توہ شمس ایوں کس کا
 دیدہ نگین بیا رہے حیراں کس کا
 نور آموز رہے یارب یہ دبستان کس کا
 باغِ عالم میں میں بلبل ہوں زنناؤں کس کا
 پردہ افکن ہوا یہ حیرہ تاباں کس کا
 دوش بردوش قیامت کی یہ ہجراں کس کا
 کیا نہیں تھک کو خبر میں ہوں شبستان کس کا
 جلوہ گردوں میں ہو عکس رخ تاباں کس کا
 منتظر ہے یہ الہی دل حیراں کس کا
 رنگ اڑایا ہے یہ لے جان گلستاں کس کا

این شدت - که هر قدر در نزد مسلمانان کیاست
 به این مسلمین توحید خدای را میگوید تا اخطای

نورائیں ہوا یہ چہرہ تیاں کس کا
وہ جس آمادہ شفاعت کہ تو عصیاں کس کا
دیکھئے جھلکتا ہے اب پلہ میزاں کس کا
عکس افکن یہ ہوا کیسے چچاں کس کا
نظر آیا ادھیں یا رب چہنستاں کس کا
متحیر ہوں کہ چمکا دے دنداں کس کا
کیا گلزارِ ارم روئے رضواں کس کا
باغیاں کس کا ہر گل کس گلستاں کس کا
سہوئے نوشِ عشق دلِ مستاں کس کا

جیکہ پیدا شدہ انس و جان ہو گیا
 دل مکانِ شہِ عرشیاں ہو گیا
 سرفدائے رِہِ جانِ جہاں ہو گیا
 اُن کے جلوہ کا جس دم بیاں ہو گیا
 ہر ستارہ شبِ مولدِ مصطفیٰ
 پر بخ گر دوں ترے روضہ پاک کا
 جس کو اُس کے مکاں کا پستہ مل گیا
 نقابِ اِراقِ نبی یا کہ نورِ نظر

دور کعبہ سے لوٹ بتاں ہو گیا
لاہکاں لاہکاں لامکاں لامکاں ہو گیا
امتحان امتحان امتحان ہو گیا
گلستاں مجمع بلبلاں ہو گیا
شمعداں شمعداں شمعداں ہو گیا
سائیاں سائیاں سائیاں ہو گیا
بے نشان بے نشان بے نشان ہو گیا
یہ گپ وہ گپ وہ نہاں ہو گیا
مہرباں مہرباں مہرباں ہو گیا
آشیاں آشیاں آشیاں ہو گیا
تفتہ جاں تفتہ جاں تفتہ جاں ہو گیا
آسماں آسماں آسماں ہو گیا
نکستہ داں نکستہ داں نکستہ داں ہو گیا
دل تپاں دل تپاں دل تپاں ہو گیا
گل فشاں گل فشاں گل فشاں ہو گیا

الہی چاک ہو جائے گریباں انکے بسمل کا
 جھلاؤ رنگ انہی چاں نے سیر منازل کا
 سمت کو بیگیا چنچ ایک پایہ انکے محفل کا
 فقاں کو تباہوا لوٹ آیا قاصد مالہ دل کا
 جھلکتا ہے شرارہ آسماں پر سونو شیش دل کا
 کہ ہر مطلق ہی جلوہ گاہ حسنِ قسود کامل کا
 کہ شیرازہ پریشاں ہو گیا ہر نظمِ باطل کا
 ادھر آتش کا ماتم ہوا دہر غوغا زلزل کا
 مگر حسرت نے پھر اس بن بیتِ ثاقبِ دل کا
 بگوئی ہے اٹھتا شورِ مستانہ سلاسل کا
 کہ سایہ دشتِ بظلاں میں ہوتا ہے سرِ مائل کا

5

بے زباں بے زباں بے زباں ہو گیا

شعلہ عشق نبی سینہ سے باہر نکلا | عمر بھر منہ سے مرے وصفِ پیمبر نکلا
سازگار ایسا بھلا کس کا مقدر نکلا | دم مرا صاحبِ لولاک کے در پر نکلا
اب تو ارمان ترا ہے دل مضطر نکلا

ہے میرے زیر نگین ملکِ سخنِ تانا بہ ابد | مرے قبضہ میں ہیں اس خطہ کے چاروں طرف

مرآت مسن - قالمید خنید بنظیر اسلام و خرب کج معنی پشیر اندوی - قیمت ۷۶

اپنے ہی ملک سے تعمیر ہے ملک سرمد | ہے تصرف میں مرے کشور نعت احمد
میں بھی کیا اپنے نصیب کا سکندر نکلا

روز و شب بخت جگر آنکھوں سے جاری ہی رہا | رفتہ رفتہ ہوا ہر گوشہ چشم اک دریا
اب تو وہ قہر کا ہے جوش کہ عالم ڈوبا | دیدہ ترے کیا نوح کا طوفان برپا
قطرہ اشک جو نکلا وہ سمندر نکلا

بن گئی میری زباں ماہی آب کو شر | نور کے بکے دہن سے مرے نکلے باہر
سایہ رحمت باری نظر آیا سر پر | مغفرت صدقہ ہوئی میری زباں پر آکر
جس گھڑی لب سے مرے وصف پیر نکلا

جلوہ اس ہر رسالت کا ہو سیاروں میں | انبیاء ساتھ ہوں جبریل جلو داروں میں
جیکہ اس شان سے آئیں گے گرفتاروں میں | حشر کے روز یہ نمل ہوگا گنہگاروں میں
وہ شفاعت کے لئے شافع محشر نکلا

حسن محبوب کو بخشا ہر عجب وصف و قماش | شاید اس نقشہ کی بے مثلی یہ ہے خود نقاش
چاند سورج میں رہی برسوں انہیں کی کنکاش | مدتوں چرخ نے کی بزم دو عالم میں تلاش
مثل محبوب خدا کوئی نہ سرور نکلا

جب ہوا چرخ مرے ماہ رسالت کا میسر | چاند حیرت سے بنا ابرو نقش تصویر
ان کے آگے نہ چلی ایک بھی لاف تنویر | کیا ضیا ہے رخ انور کی کہ جہتاب نہیر
چرخ اخضر سے جو نکلا تو مکدر نکلا

ہم گئے قبر اویس قرنی پر کہ سنیں | عشق میں پھنستی ہیں کس اہم بلا میں مائیں
قبر عاشق سے صدا آئی کہ کیا حال کہیں | کبھی زندہ کبھی مردہ ہوئے ہم الفت میں
شوق نظارہ مگردل سے نہ باہر نکلا

کیوں نہ آنکھوں کو مری کاں جو اہر کہیں | اشک خونیں ہیں عقیقہ یمنی کے ٹکڑے
یہ ہیں عین گہر ریز کے دو فوارے | یاد دندان محمد ہیں مری آنکھوں سے
اشک بھی نکلا تو وہ صورت گوہر نکلا

جاگنے میں تو وہ دیدار سر ہے کے | نیند آتی نہیں جو خواب میں دولت یہ ملے
تنگ آیا ہوں میں اس بخت کی ناسازی سے | لمبے محروم رکھا شہ کی زیارت سے مجھے

دشمن جاں مرا نیزنگ مقدر نکلا | خواب میں دولت دیدار کی کچھ ساماں تھے
دل بیتاب یہ تریا نہ رہا بن جاگے | کیا کہو طالع برگشتہ سے اللہ سمجھے
دشمن جاں مرا نیزنگ مقدر نکلا

مال دنیا تو کوئی چیز نہیں ہے سرمد | آنکھ اٹھا کر نہ کبھی دیکھوں سونے ملک ابد
سب یہ الفت کی بدولت ہو غنائے بید | حبذا آفریں اے دولت عشق احمد
میں گدائی کے بھی پردہ میں سکندر نکلا

لشہ ہوں شربت دیوار پر دیکھ مجھے | آنکھ طلعت انور کا بنا دیجے مجھے
مردہ ہوں آپ سچا ہیں جلا دیجے مجھے | وہ جمال رخ پر نور دکھا دیجے مجھے
دونوں عالم میں نہ جس کا کوئی ہمسر نکلا

صدقہ اس غالیہ مویہ ہوں ہر جور کے بال | کیا یہ خوشبو ہے کہ نافہ کو ہوا مشک و بال
عطر نیری میں ہے یہ زلف مغنہ کو کمال | وصف کیسے نبی کا جو بندہ دلس خیاں
شعر جو نکلا دہن سے وہ معطر نکلا

رنگ آمیزی الفت کا یہ فیضان ہوا | عمر بھر سینہ مرا گلشن فردوس رہا
داد مرے جوش اثر بعد فنا بھی نہ گیا | رخ رنگین محمد کا جو شیدا فی تھا
میری تربت پہ بھی نخل گل احمد نکلا

ہے دُعا گرچہ یہ کار سراپا تاسم | نعت احمد ہے مگر اُس کا وظیفہ قاسم
ایک مصرعہ بھی گرا آقا کو خوش آیا قاسم | حشر کے روز اٹھے شور عجب کیا قاسم
قبر سے دیکھو وہ عمارت پیمبر نکلا

قبر سے دیکھو وہ عمارت پیمبر نکلا

۸ قصیدہ نور کے غیر مطبوعہ اشعار

آرہ ہے آدمی بنکر فرشتہ نور کا | پڑ گیا ہے طائر سدہ کو چکا نور کا
لیلتا لقدمائے گیسو طبع انجمن کی انگ | ان کے بندوں پر سلام رب سے مژدہ نور کا

حضرت سیدہ خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مدح میں

نور و بنت نور و زوج نور و ام نور و نور | نور مطلق کی کنیز اللہ دے لہنا نور کا
باد لے کی اور سہی ہے تار باران درد | گو کھر و چکی بنت لچکا مسالہ نور کا
تابش عقد انال سے میں چھلے پور پور | ہے علی بند اس کھن نور میں سچہ نور کا
مجھ کو کیا منہ عرض کا لیکن ملاک یوں کہیں | شاہزادی در پہ حاضر ہے یہ منگتا نور کا
کہد و فتنہ دیدیں سونے کا نوالا نور کا | اپنے بچوں کا تصدق دید و صدقہ نور کا

۹ قصیدہ مبارکہ

در مدح حضور پر نور امیر المؤمنین خلیفۃ المسلمین غیظا المنافقین امام المجاہدین
عز الاسلام والمسلمین اعدل الاصحاب و اشدہم فی اللہ سیدنا عمر الفاروق الاعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسنی باسم تاریخی
قصیدہ فادوق

عمر وہ عمر جس کی عمر گرامی | ہوئی صرف انصائے خلاق و اہب
عمر قصیر دین نبی کی عمارت | عمر عمر باقی دین اطائب
عمر راحت روح شرع الہی | عمر آفت جان ادیان کا زب
عمر دُر مکتون دُر ج کسانہ | عمر کو کب دُر ی برج غالب
وہ ملک خدا کا اولوا العزم ناظم | وہ شرع رسالت کا ذوالقدر نائب
شہما عین ذات الہی کا پر تو | تر اناج سر ہو ہی تھا مناسب

جس کی رحمت کا چشمہ مست کر | جس کی رحمت کا چشمہ مست کر
اگر چشمہ میم مضروب پی لے | اگر چشمہ میم مضروب پی لے
یہاں عین شمس اور س ماہ نو ہے | یہاں عین شمس اور س ماہ نو ہے
ترے نام کے بھیس میں گرد آتی | ترے نام کے بھیس میں گرد آتی
و نام نامی پہ بھی عدل شیدا | و نام نامی پہ بھی عدل شیدا
سید راغ ظلات ظلم و جفا پر | سید راغ ظلات ظلم و جفا پر
لفظ اک الہف لفظ عامر سے کم ہے | لفظ اک الہف لفظ عامر سے کم ہے
مسنی کہ اے آسمانِ حلاوت | مسنی کہ اے آسمانِ حلاوت
اب دزدی سچ کی ان کو فرصت | اب دزدی سچ کی ان کو فرصت
کہتے کہ وہ عدل کا ن فضا ل | کہتے کہ وہ عدل کا ن فضا ل
سیاست کا عامر خزانوں کا ناظر | سیاست کا عامر خزانوں کا ناظر
جس کا اس قدر تیرے بحرے میں شاہ | جس کا اس قدر تیرے بحرے میں شاہ
کہ نور شید رخسار دورِ عمر میں | کہ نور شید رخسار دورِ عمر میں
ترے عہد میں کون ہے پاشکستہ | ترے عہد میں کون ہے پاشکستہ
نہیں حق صرف زرِ گل حنا کو | نہیں حق صرف زرِ گل حنا کو
کیوں نایح کے توڑے گانے کے لمحے | کیوں نایح کے توڑے گانے کے لمحے
لوگ کسرہ کی نون تنوین کے غنے | لوگ کسرہ کی نون تنوین کے غنے
جو عامل کرے جر زردہ بھی اب تو | جو عامل کرے جر زردہ بھی اب تو
کہ یہ مال شعا خاص وقفِ عماد ل | کہ یہ مال شعا خاص وقفِ عماد ل
بتاتا ہے خود نام اقدس تمہارا | بتاتا ہے خود نام اقدس تمہارا
شدہ ہو ایم پاک چھ سدا | شدہ ہو ایم پاک چھ سدا
پا جائے معمولِ حروف مکرر | پا جائے معمولِ حروف مکرر
رکابِ معلے میں گنتی کے بندے | رکابِ معلے میں گنتی کے بندے

کمر بستہ دفع مفاسد میں مولے
یہاں فتح پیہم سے فتنے کہاں ہیں
ترے نام سے لام محسروم پایا
اُسے کیا ہو پرواہ جس کی ثنا سے
تری رحمت عام کی گرجو ششی
تو صبح کرم کی بھی تھنڈی نسیمیں
وہ آفت کا کافور صلیبوں سے بر سے
ہنیں معن میں معنی عون عالی
ہیں گوہر میخ آلتی یعلو
عمر وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا
حمیم بغیض عمر کو سدا میں
عدو صدیق و صدیق عدو کو
قسم اس کی جس نے کیا مصطفیٰ کو
کہ دشمن علی کا عسر کا عدو ہے
خدا کی قسم مصطفیٰ کے صحابہ
جوان میں نفاق و عداوت بتائے
یہ مانا کہ گاہے شکر بخیاں تھیں
ہوں گلچین باغ احادیث و قرآن
لیکتے ہیں گلشن مہکتے ہیں دامن
نکھر تائے جو بن بیمار خرد کا
پنہ رب کی موضوع کی کاوشوں سے
نیاں شاؤ و منکر کا بیگانہ سبزہ
صحاح و حسان و سوانح کے خرمن

محمود علی شریف - حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی شان کیساتے بیان کیا برتاؤ کریں۔ اس مسئلہ پر سو حدیثیں لا ملاحظہ ہوں۔ قیمت ۱۳۳

مجھے پتی پتی کا حال آئندہ سے
نظر سونے کو کان بعد ہی نبی
مکن کان مینا فاحشا کے جلوے
وہ جلوہ گری صلیح املو مینہ کی
جو کولا کتاب من اللہ میں اتنی
وہ اندھیر تھا بدر والوں کا فدیہ
جناب ابو بکر تک زار و گریاں
مگر تھے عمر کنت لطف رضا میں
اذا جاء المؤمنین اکامین الا یہا
عمر کو ادلو العسل فرما رہی ہے
یہ معنی کہ آپ میں کر بیٹھے چرچے
پہنچ جاتا اصل حقیقت کی تہہ کو
وہ ربانی عالم و حقانی حاکم
یہ ارشاد کرتے ہیں مولے ہمارے
وہ روبہ و شان تقیہ کا دشمن
یقین تھا ہمیں بولتا ہے سکینہ
یہ ارشاد بھی ہے کہ قرآن میں دھل
بخاری میں راوی ہیں اپنے پدوسے
کہ نعلش عمر پر مرے باپ آئے
سہی پہلے تو اشک گلگوں کی بارش
عمر تجھ پہ اللہ کی مہربانی
ہیں اس نعلن پوش کے بعد کوئی
کہ اس کے سے اعمال کر کے جلوں میں

۱۳۳۳ - حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی شان کیساتے بیان کیا برتاؤ کریں۔ اس مسئلہ پر سو حدیثیں لا ملاحظہ ہوں۔ قیمت ۱۳۳

زہے شان حیدر وہ حیدر کہ جس پر
وہ اور اس تمت کو رو کے کہنا
کہا پھر کہ میں پہلے ہی جانتا تھا
کہ میں نے تو خود اپنے کانوں سنا تھا
کہ عیش وصال و دخول جنان میں
میں آیا تو یہ دونوں ہمراہ میرے
عمر تجھ پہ قربان جان فصائل
ہمایوں تجھے دولت خواب نوشیں
مدینہ کا پھول اس طرح گلشن تھا
اے بھائی ہم بھی وہیں یاد جس دم
حضور اور یہ فرمائش اللہ اکبر
شہا تجھ کو شایاں یہ میٹھی نگاہیں
ارے سن حکے اپنے مولیٰ کا فرماں
کہو گھیر لیں آگے ٹوٹی امیدیں
خدا کے لئے اور حرم جانے والے
تھکے ماندے رستہ میں ہم بھی پڑے ہیں

نعت و منقبت آل و اصحاب

رضا وقت ہر عرض کیجئے وہ مطلع
نظر تجھ پہ دین کرم میں ہے واجب
خدم تیرے مخدوم دونوں جہاں کے
لالی درج جمال فضائل
لَوْ بَعِثَ الْمَلٰٓئِکَ رِجْ مِّنْجِ الْمَعَارِجِ
جسے کیے رنگ بہار مآرب
میں خادم تو آقا میں بندہ تو صاحب
کرم المناقب عظیم المشائب
درادی برنج جلال مناصب
سَمِیْعُ الْمُرَاتِبِ سَمِیْعُ الْمَنَاقِبِ

خصوصاً ابو بکر و فاروق و عثمان
تری آل آلائے والا کی والی
کبھی غرق جوئے عطش کو منادی
ارے یہ رہا گھٹا ادھر آسافر
علی چار اہنساں باغ مناقب
صحابہ صحابہ صباب مواب
کبھی نشہ جانگنی سے مخاطب
لے پانی پی اے پیاسے آمیری جانب

تحریف تیغ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چمک کر کہے زہیوں کے چھڑنے کو
نہ کیوں میں شمار اپنی گنتی میں جانوں
کہ میں جنبش تیغ سے پرزے پرزے
ہر اک وار میں بنتے لاکھوں مثلث
ہے حکم خدا سر پہ ورنہ وہ رو حیں
گرمی گوشیں مہ سے نہا لینی محسوس
تھکے ان سے ملے وصال ان کا کیجے
خدا یا یہ سایہ خدائی پر آیا
کرم کی نسیمیں تلطف کا تر کا
وہ گھنگوراندے وہ پر شور بر سے
ریاح مبشر ہر اک سمت ناشر
گرچ کے بگل میں وہ پیاری صدائیں
عجب قصہ باز و دار عنا کب
کم اہل غنہ کو زیادہ محارب
خطوط شعاعی کنسج العنا کب
ہر اک زاویہ منظر سیف و صائب
نہ پلٹیں دم حشر بھی سوئے قتال کب
پڑا بحر اخضر میں دام کو اک کب
یہ حمہ قواضب یہ بھی کواکب
خنک چین میں ہیں ابا عدا قارب
نہ فتنوں کی لوسے نہ سوز مصائب
عدالت کے بادل کرم کے سحاب
بے گھیر دم میں مشارق مغارب
کہ تصور میں اللہ و فتح مقارب

صفت جہاد غازیان اسلام پر کفار لٹام در عہد معدلت ہمد سیدنا
امیر المومنین خلیفۃ المسلمین الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ترویح
شعائر اسلامیہ لصنعت تلازم ایرو باراں

برے جھوٹے کالی وردی کے بادل
چھپی بادل پوشش فوج کو اک کب

ہوئی کالے گورے کی بلین میں بدلی
طلایہ بٹا فوج جسنگی بڑھ آئی
جس لوریز جاؤ بہت خمیز جاؤ
زری کے لئے باگ ہر سمت بجلی
عجب تو کسی سے ستم شوخیوں سے

وصف اشہب تیز گام حضرت سیدنا عمرؓ السلام علی الرسول الکریم و
علیہ الصلوٰۃ والسلام در جہاد و قتال بکفار ہستام

نقوش حوافر مطاف اُجلہ
مچنے میں بچپن کسی تہ نہ تو کا
مگر مشی میں رنگ اشراقیاں تھا
اٹھا اور گرا پر بلا منہ کی کھائی
کڑی دہوپ فتنوں کی لائیں کہاں سے
ترے طعنہ زن کتنے ہی روپ پائیں
کوئی چپتی ہے رفض شب کی میا ہی
ہر اک رنگ کو ڈھانک لیتی ہے ظلمت
نہ مانیں تو گلگونہ ہر بل لیں
وہ بالفسض ماہ نمیر آئیں منکر

تعریف سگ درگاہ

لکھیں شیر اُسے قبیلہ گاہی جسے وہ
حرم میں ہرن ٹھہریں دین ادب میں
جو دیکھیں اسے اس کے آقا کے دشمن
تواضع سے کہہ دے کبھی بھائی صاحب
اگر یہ لقب پائیں ہندی ارا نب
حق سے بنج میں شکل اکال ب

کہ ہم جنس ہی ہنس کے بچ جائیں در نہ
وہ اک شیر شتر زہ یہ خستہ تعال ب

ذم بد مذہبان

جنود خوارج عسود روافض
نصیری نواصب خوارج روافض
ہوئی خوب قسمت سے تقیم عادل
انہیں آب خجالت انہیں خاک ذلت
تبراً ضروریہ ستہ میں داخل
عجب ناکسان محال خباثت
بلا تازہ کاران حشار ذمام
نہ کیوں ہوں یہ مذہب خرابی کے بادی
مسائل میں بازی طفلانہ داخل
مکلف ہوئے سخت تکلیف ٹوٹی
عزائیب سود قیاسی ظلمت
مسائل میں ان کی شرائع کے لکھتا
ہوئے زور تیغ عمر سے مسلمان
نہ اسلام لاتے نہ توفیق پاتے
گئے دین آبا پہ آقا سے پھر کر
نب گربیب سے تھادست دگریاں
بنان کا بابا شجاع منظم
نسب نے کی تشکدوں کی تعلی
ملا خوب تفریق باطل کا تمنع
صلہ و صلت قر قوا دینا ہستام ہے

یہ سلی افاعی وہ بجلی عتار ب
وہ کافر یہ غادر وہ فاسر یہ خائب
ملے چار عنصر سے جسے مناسب
انہیں باد عباد انکو نامہ لواہب
مطاعن مطاعم مثالب مشارب
غضب ناکسان رحالی مراکب
ستم کہنہ دزدان نقد مناقب
کہ ہم مادہ ہیں مذہب سے مذاہب
شباب ان میں تائب نہ شیب نہیں تائب
نواہی دواہی اوامر نواہب
افاعی بھیم شعیب عناہب
ولیکن حیا ہے درد دل پہ حاجب
انہوں نے کیا یا علی پر مواظب
نہ اس گل کو کہتے بہار تائب
ستم ہو قاف میں غلامان خائب
علی سیکھنے کا تھا شکرانہ واجب
وہ نامرد بچہ وہ شیطان خائب
کہ وہ گب رتھا ابن آثر اللواہب
کہ فاروق حق پر یہ فرقہ تھا غائب
و کاوشیغ لست منہم کا صاحب

خدا میرا سچا کلام اس کا سچا
علاقہ نہیں ان کو کچھ مصطفیٰ سے
یہودوں کی سیرت مجوس کی صورت
زنا جس کے ازید وہی سب میں ازید
غرض ان کا بدتر از ان سب سے بہتر
جو داں سب سے بہتر وہی سب میں بدتر
وہ متنی زکا دیں وہ قسب کی لہریں
مگر دید والوں سے تسلیم پائی
و امیلی کہہ دات کیڈی ممتیں نے
علی سے محبت عمر سے عداوت
و افضل یہ واللہ قہر علی ہے
جنہیں سیدہ کلمہ بھی پڑھنا نہ آئے
وہی تو محبان حیدر جو رکھیں
ہمیشہ رہے دشمنوں کے جتنوں
وہی تو جناب حسن کے قدائی
وہ صلح ہمایوں وہ سلم مبارک
کہ ان ابغی المجملی ذوالشیادۃ
وہی تاجدار رسالت کے بندے
وزیران شاہی عروسان شاہی
وہی تو ادب دان زہرا جو گوند ہیں
کوئی کیا لکھے ایسے ناپاک قصے
وہی تو شہید مصائب کے شیدا
بتاتے ہیں علموں کی سو انگلیوں سے

کہ ہے وصل موصول تفریق کا ذب
نہ وہ ان سے راضی نہ یہ ان کے طالب
قصیر المحاسن طویل الشوارب
کثیر المحاسن قلیل المعائب
کہ شر الاکالہ ہے خیر الاکالہ
کہ خیر الاکالہ ہے شر الاکالہ
کھیا حسیناں برجی سے راعب
کہ وصف زنا کھیرا سنی المناقب
کہ ان یگین کن کو دور غائب
کہیں بھی ہوئے جمع نور و غواہرب
خوارج پہ فاروق اعظم معائب
وہی تو سلمان معقول صاحب
تقیہ کی ہمت سرشیر غالب
نمازیں بھی غارت غرائیں بھی غائب
جو صلح حسن کو کہیں زور کا ذب
خبر جس کی دیں عالم ستر و غائب
یہ یصلح اللہ بین الکتاب
جو ہوں بانوئے قاص سلطان پہ عائب
کسی کو تو اچھا بتائیں مشاغب
اکا ذیب حمل و بغل کے ذوا تب
کہ انگشت زہرا ہے کلک کا تب
جو ہر سال تازہ کریں رسم ذاہب
ہوئی فتح کس کی ہوا کون غالب

جہنم میں دیتے ہیں تاعی کو پانی
کریں ہر سحر شوکت شام روشن
شب آئے تو وہ جھوٹے افلاکائیں
علی التشتی فاکسن من الخیر آئیں
نہ للحق منظر نہ للصبر منظر
بہا نام ہے آنسو بہانے کا کا ذب
بنا کر نقول نشان و مواکب
کہ ہوجس سے توہین آل اطائب
الی التزیع راعب عن الحق ناکب
نہ للزین جالب نہ للشیان سما لب

محو طبع اس مبتدعاں

رضا کب تک اس طائفہ کی مذمت
معائب لکھے کچھ شن بھی تو لکھتے
سخت اپروران عسیم المروت
جو باب اعانت میں دخل مسلم ہے
نہ تحفیں فرقہ مرے ذمہ لازم
وہ جوش عدالت کہ ثور داسد کیا
کرم کی کرامت کہ جلد خبس بھی
نہ کیونکر ہوا و صاف کی جامعیت
ذرا دیکھ باریک و پیچیدہ مضمون
یہ عالی طبیعت یہ آساں شریعت
یہی ضامن کا و ستر سکندر
محرم کی حرمت ہوس پر بھی حجت
ادا کر رہا ہے یہ پرکیف مذہب
جسے نام عشرت ہو غنقا سے یاں
تناشہ کی سنگت اپنے کی جگہٹ
وہ لذت بھرے ہیں شہیدوں کے ماتم
نری جو گوئی نہیں ہے مناسب
کہ قصیر ہے اقتصار و مطالب
مسیران عیش انا و صواحب
تو کیا مجتہد کی نہیں نذر و احب
نہ میں خاص اک طلعتی و مخاطب
نہ ہونوک بزم میں بھی فرق مرا تب
نہ رجا کے محروم ذوق مشارب
کہ متعہ قرآن لطف کا ہے صائب
نہ کر عیب لغت حریراے مصاحب
کہ اک پارہ خزمیں ہیں کتنے مطالب
یہی تختہ مشق مندوب و واجب
رحم کی بھی وصلت بطرز مناسب
غریبوں کے سب پرورش و مراتب
ہتیا ہیں سب عیش بے کس کا سب
مزیدار مذہب طر حصار ذاہب
کہ دوزخ بھی آئے تو بھولے مصائب

وہ ابن سبا کی سمجھا کا سماں ہو کہ اندر بھی اندر کے دل سے راغب

دعا بطرز جدید

الہی چھپیں پھولیں اعدا مگر یوں
لے ان کو برکت تو وہ جس کو سن کر
الہی انہیں پائیمالی سبزہ
اگر نیند آئے تو وہ نیند جس سے
وہ دودھوں نہایت مگر یوں کہ جیسے
الہی یہ نیرنگی رنگ قدرت

متفرقات

سبب ہی کچھ ایسے پڑے آگے ورنہ
جناب توانی کی کچھ تو عنایت
کہ جس کا یہ رو ہے جب اس کو ہی کدو
وہ پہل چین ہو کہ دشت و خزن ہو
پس زارغ جائیگا جس سمت جائے
علاوہ ازیں حال کا مقتضی بھی
زبان زناں تو غزل مانگتی ہے
یہ طوطی کے نغمے عناد دل کے لیے
اور ایسے تو بھاری لغت بھی نہیں
جسے ہوں وہ خود اپنی دانش سے اچھے
اللہی تجا و زمت عن سبیانی
فانی عبید فقیر ذلیل
فجند لی بجعلی کاسماء اصلی

ابن سبا کی سمجھا کا سماں ہو کہ اندر بھی اندر کے دل سے راغب

ترجیع بند

۸

اس کہ آرام گاہ پاک رسول اللہ ست
پیش اوچرخ زمین ست خدا گاہ ست

بے ادب پامنا ایجا کہ عجب درگاہ ست
سجدہ گاہ ملک و روضہ شاہنشاہ ست

یہ وہ درگاہ ہے کہ جرم آئے تو غفران جائے
تا وہ بھی آئے تو نور چینستان ہو جائے

بے ادب پامنا ایجا کہ عجب درگاہ ست
سجدہ گاہ ملک و روضہ شاہنشاہ ست

فیض دہے کہ خزاں فصل بہاراں بن جائے
تج پھل لائے سپر پھولوں کی بستاں بن جائے

بے ادب پامنا ایجا کہ عجب درگاہ ست
سجدہ گاہ ملک و روضہ شاہنشاہ ست

عجب یہ ہے کہ اگر اس کا گزریاں ہو جائے
رنگ لائے زرد رخ ماہ درخشاں ہو جائے

بے ادب پامنا ایجا کہ عجب درگاہ ست
سجدہ گاہ ملک و روضہ شاہنشاہ ست

سارے گستاخوں کا سامان نماں ہو جائے
ختم تعلیم کو ہوزلف پریشاں ہو جائے

بے ادب پامنا ایجا کہ عجب درگاہ ست
سجدہ گاہ ملک و روضہ شاہنشاہ ست

ہمہ تن قلب ہوں افلاک کھائیں چکر
موج دریا نہ بڑھے نوح کا طوفان ہو کر

الانوار الغیبیہ دلوں بندوں کے مسلمات سے علم غیب کا ثبوت دیا گیا ہے۔ قیمت ۲۰

پاؤں پھولوں پہ ادب نہ رکھے بادِ سحر | اگرچہ اس بارگہ رحمت عام ست مگر

بے ادب پامنہ اینجا کہ عجب درگاہ ست

سجدہ گاہ ملک دروضہ شاہنشاہ ست

دیکھتا ہے کہ یہاں طرز ادب کیسے ہیں | سر تسلیم جھکائے قدسی سارے ہیں
خیر ہے عقل پہ کیا تیرے پڑی پڑے ہیں | کیوں چلا آتا ہو گستاخ ارے کہتے ہیں

بے ادب پامنہ اینجا کہ عجب درگاہ ست

سجدہ گاہ ملک دروضہ شاہنشاہ ست

دل میں تیرے نہیں جب غرت درگاہ و گورم | کیا ترا کام خبر دار بڑھانا نہ قدم
مانا ہم نے کہ بظاہر ہے ادب اور ہم | سجدہ کرتا یہاں آتا ہے ولیکن تا ہم

بے ادب پامنہ اینجا کہ عجب درگاہ ست

سجدہ گاہ ملک دروضہ شاہنشاہ ست

دو عالم سے اعلیٰ و امجد محمد صلی اللہ علیہ وسلم
وعلیہ ہے میرا محمد محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مسیحی یہ یہ نام یا ہی نہیں ہے
جلالت کا عیش مویہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
شفاعت کا قول مویہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
محمد محمد محمد محمد محمد صلی اللہ علیہ وسلم
منظر محمد مویہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کہ الحق احمد محمد محمد صلی اللہ علیہ وسلم
رسالت کا رکن رشید صلی اللہ علیہ وسلم
محمد محمد محمد محمد محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مقطع دستیاب نہ ہوا

دیگر ترجیع بند مگر ناتمام

حسرتا جلوہ محبوب نگار آخر شد | راحت و صبر تو اس تاب و قرار آخر شد
زمرہ سخی منتا نہر از آخر شد | وجہ آرام دل بلبس زار آخر شد

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد

روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

غنجہ دل بھی کھلنے بھی نہ پایا تھا کہ آہ | آنکھ کو دل سے ہی تھا شوقِ قطارہ بخدا

بلبل زار کو اک دم بھی نہ خوش گذشتا تھا | کہ ہوا پھر گئی گلزاری موسم بدلا

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد

روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

کس قدر تیر گئی تیری سواری اسے ماہ | حسرتی دل کی رہی دل ہی میں واللہ باللہ
پھر کے اسے گل نہ کی اس شیفہ پر تو نے نگاہ | تیرا بلبل بھی کہتا رہا بانالہ و آہ

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد

روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

وقت آنت کہ در ہائے فلک باز شود | جلوہ ہر قدم پر توہ انداز شود
تہنیت باد بہاری کہ گل من آید | بلبلاں مژدہ چمن جلوہ گہ ناز شود
پردہ از چہرہ ماہ و عرفی بردارند | نور پہنسان ازل بر سر ابراز شود
عیب تابندہ شود تیغ ہلالی بدد | سینہ ماہ دگر گشتہ اعجاز شود

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد

روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

مقطع نہیں مل سکا

در روندہ مخدولہ از رسالہ مبارکہ مشرقستان اقدس

ندویاں کیں جلوہ در اسپنج و لکچر میکنند
مشکلہ دارم ز صدر و ناظم او باز پرس
مذہب را کرد این رسائل بازی شان فاحشہ
سرکشول تو تو د میں میں نزاع خود کشی
آئے اینہا نزد شاں یا کیش بدکشاں بدت
گز شبلی خدا شبلی خود بر تر ہند
کہ رو افق را بہر تاج لطف اللہ ہند
بخت رخت تخت دین ہیں جلوہ با صد شہنشاہ
مفت مفتی یافت این عزت کہ اور ہمیشہ
چوں بہ سنت میرند آں کار دیگر میکنند
مذہب آریاں چرا خود ندوہ اتبر میکنند
فحش می نامند خود فحشا و شکر میکنند
جملہ با اہل سنن در حبت نیچر میکنند
واں کساں میں ناکسی بادین اظہر میکنند
کہ سگ دنیا بہ شیر حق برابر میکنند
کہ پوادور را بہ تخت عالماں بر میکنند
پاؤں و سکاٹ با مسٹر براڈر میکنند
با امامان و حج و جنٹ و کلکٹر میکنند

نہ لفظ شستہ نہ مضمون کوئی نہ بندش نہ
رہا ز شوق کبھی مجھ کو سیرِ دیواں سے
نہ اپنے کاموں سے بے نیلِ وقت کی فرصت
بے وبال سے اس کے مجھے سبکدوشی
علوم میں ہو تاجر تو در نہ آبا !
جبین طبع ہے ناسودہ دل غشاگری
مگر جو ملہم غیبی مجھے بتاتا ہے
جو اذن بارگشت اسے ملے مجھ کو

مرطلع ثانی

نظام نظم نہ مجھ سے نہ شاعری میں شعور
ہمیشہ صحبتِ ادبِ بابِ شعر سے ہوں لغو
نہ اپنی وضع کے قابل کہ اس میں ہوں مشہور
کہ ویسے ہی ہے گراں سر پہ بارِ جرم و قصور
ڈوبوں آبرو کیوں کر کے بحرِ شعر عبور
غبارِ منتِ اصلاح سے ہے دامنِ نور
زبان تک اد سے ملتا ہوں میں بدمرغِ حق
سناؤں مطلع پر جستہ رشکِ مطلع نور

بند میرے سر ہانے ہوا جو شورِ نشور
تڑپ کے دل نے کہا دئے فرطِ جرم و قصور
اس کے بعد کے شعر نثار
وہ آستان کہ خدا جس پہ ہوں جہاں کے قصور
اس کے آگے کے شعر وستیاب نہ ہوئے
سنا ہے جب سے کہ ہے بے نیاز رب غفور
گناہگار کو ہے اپنی موصیت پہ سرور
پہلے جو مینہ سے مل کر تو سنگِ سخت ہو چور
حجر کا نعرہ ہے کفارِ سنگِ دل ہیں کفور
چمن کی نظروں میں سرورِ ریاض رب غفور
کہ خواجہ تاشِ ملائک ہیں عاشقانِ حضور
زما ز رنگِ نیلائے طرز نو ہو صدور

انصوارِ المحویہ۔ مزاخوں اہل ان کے استاذوں کے عقائد کا بیان۔ قابلِ حفظ ہے۔ قیمت صرف ۶/

افیں پردوں سے اوڑے بحرِ پر خندِ باہی
منازعِ بارِ کر سے رہزنِ صبا تاراج
شمار تلخ سے دریائے شہد جاری ہو
جنگ ہو گرم تو دریا گئے شعلے اٹھنے لگیں
انجھ کے گرنے لگیں دامنِ ہوا سے طیور
ہزاروں گچھے کھلائے چمن میں بادِ دیور
نکالے روغنِ صبرِ آشیاں ز تیور
رداں ہو حکم تو عمان مو جزن ہو تیور

۱۵

مقطع دستیاب نہیں ہوا

۱۸

در مدح امیر المومنین خلیفۃ المسلمین امام المشاہدین ارحم الراحمین
للمومنین وللرسول صاحب رفیق افضل البشر عبدالانبیاء بالتحقیق مستینا
الوجہ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایا دے کہ رسیدت غم و الم بسیار
یہی ہیں اگر مگوا دو یہی ہیں اٹھنا کس
وہ دو یہی ہیں کہ جن دو کا تیسرا ہے خدا
نہیں ہے ان پہ کچھ احساں کسی کا دنیا میں
عرض ہے صفتِ رضا ہے حق اس سخاوت سے
جو ان سے دل میں رکھے سچ و تابِ فیال
امیر خیل صحابہ توام دین اکہ
نظام بزمِ خلافتِ حسام و زم جہاد
نہیں ہے بعدِ رسل ان کا مثل عالم میں
یہ اہلبیت کے و اصف وہ ان کے روحِ طراز
ریاضِ قدس میں جو گل نسیم قدس کھلائے
بیابان حضرت صدیق شاہ صدق شعار
یہی ہیں شاکرِ اثین اذھما فی الغار
یہ دو یہی ہیں کہ جن کا خدا ہے وصفِ شمار
کہ اس کے بدلے میں کرتے ہیں رحمتیں انوار
خدا گواہ ہے شاہد ہیں احمد مختار
خدا کی ملامت ہو اُس پر شقی ہو وہ فی النار
وزیرِ خسرو عالمِ امام اہل و قار
خدا کے لشکرِ جبار کے سپہ سالار
یہی ہے میرا عقیدہ یہی ہے راہِ خیار
یہ ادن پہ جان سے قربان وہ اپنے دل سے تبار
وہ پہلے آگے بنے ان کا طرہ و ستار

اہل فتویٰ العلماء۔ بعد نمازِ جنازہ دعا مانگنے کا ثبوت قرآن و حدیث و فقہ سے قیمت ۳/

انہیں کے واسطے شایان ہے اَلَّذِیْنَ سَمِعُوا
مَا هُوَ نَشُودُ غَاغِبِیْنَ حَازِیْنَ
نَ جُودِ اَبَدِ فَنَا بَیْ نَیْ کَے قدموں کو
اَلِیْ یَا رِوِیْ خَلِیْفَہ کَا صِدْقَہ اِ عَظَمٰی

۱۹ مقطع دستیاب نہ ہوا ۴۳

قصیدہ در مناقب شریفہ ام المومنین محبوبہ سید المرسلین حضرت سیدتنا
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آج فردوس میں کس کان حیا کا ہے گز
بخیہ ہارنگ و سوزن مشرکاں سے کرے
نہ اوٹھے آنکھ رہے اپنی طرف آج نگاہ
پتلی اندھارہ بتا سب ہیں فلک سے شفا
مردم دیدہ نظر بند ہیں اب لے کے عصا
عقیں جو بے پردہ عنادل ہیں وصال چمن
چمنیں چھوڑ دو پلوں کی چمکیں ڈال دو جلد
نیل ڈھل جائے گا آنکھوں کا فلک اور
آنکھیں ہو جائیں گی اے ماہ جہاں دیدہ پیدا
گرچہ دست ہوس دہر سے دامن سے بری
روح معشوقہ بے غش حتی پر اب غل نہیں
شوخی دیدہ کو رکھیں اہل چمن آنکھوں میں
خاک اورانی پھری آوارہ ہر دشت و چمن

مبلغ و باہر کا کہہ دو۔ دہر مذی کفر مات و منظر کا عجب و سلوک۔ قیمت ۶

خدمت گشت مہمان آج رہے گوشت لاشیں
روشنیں آئینہ چرخ آئینہ پر تو کا ہجوم
غم صیاد سے فارغ ہیں عنادل کی ہاں
مکس باہم سے عجب لطف صفائے بخشا
یہ بنا تخت زمرودہ بنا انسر لعل
نور رویت کے لئے شوق سے آنکھیں مہل

علیحدہ

تنگ و چست اُن کا لباس اور وہ جوین کا اجام
یہ پھٹا پڑتا ہے جوین مرے دل کی موت
خون سے کشتی ابد و نہ بنے طوفانی
خامہ کس قصد سے اوٹھا تھا کہاں جا پہنچا
تن اقدس میں لباس آئیہ تطہیر کا ہو
یا حیران کا تن پاک پہ گلگوں ہوڑا
ہیں کہاں مالنیں سرکار کی عفت حرمت
چمن قدس کے میلے کا جہیں پر چھپکا
باع تطہیر کی کلیوں سے بنائیں کنگن

علیحدہ

بانا تیرا سرا پر وہ عفت و رفیع
بس کے جہر حضرت شہ دلہیں نہیں دیکھا
جس میں بے اوزن ہو روح قدس کو بھی گز
شاہزادوں سے بھی خالی ہے کنار اظہر

راز میرت کیٹی۔ میرت کیٹی کے حال قال بیان اور اس پر شری کا بیان۔ قیمت ۶

سورہ نور نے کالے کئے منہ اعدا کے
تیری تدقیق پہ غش حیدر و نخل ہاشم
کوئی خاتون تری طرح کہاں سے لائے
تیرے جلوے سے رہی سند افتادوشن
گو سیدہ کار ہے لیکن کلمہ سے سے امید
عاق وہ ناخلف کورنمک ناحق گوش
غم رسائی سے جب ان ماؤں کی خار ہنخلہ
تیل بھی خوب لپی نکلے گات محشر میں
جبرئیل اور تجھے تسلیم بایں قہر جلیل
یاد وہ مجمع رنگین عروسان حجاز
مادر زرع کی شادابی کشت امید
رنگ عشرت سے کسی گل پہ نکھر تاجون
داغ حرموں کا کوئی چاند کا ٹکڑا شاکی

متفرق اشعار شیب

۱۲

یہ امٹی گرد غم لے ماہ تری فرقت میں
سبزہ شیشوں میں اگا رنگ نرالا یہ جہا
اشک شادی کے سوا کیا ہے دھوئے دلو
فیض موسم پہ اُگے پیڑ ہر اک دانے میں
گر رباعی لکھے شاعر تو قصیدہ ہو جائے
کہ ہوئی چشمہ خورشید میں پیدا دل
ہو گیا قصر زمرہ جو بنا شیش محل
آب باراں لو گیا پھولوں نے سب مستحل
چمن ناز ہوئی پائے حسین میں چھا گل
فرد لکھے تو بنے نشوونما پاک کے غزل

سلمان بخشش حضرت مولانا بلایت رسول صاحب علیہ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ کلام دہجائی الثنیں . قیمت ۱۲

کس تہمل سے شفق میں ہے عروس خورشید
بوشش نامیہ نے رنگ دکھائے ایسے
یہ نمونے کہ سما سکتے نہیں ہیں اعداد
کسر نو خانہ گردوں کے مثلث میں پڑی
نخس و انخس کا نہ ایام میں کچھ دخل ہا
چاشنی لب بے رحم کو لے کر چائیں
عمر صرف عبث و نحو معاہی میلان

۶

مقطع دستیاب نہیں ہوا ہے

کہتا رہا کہ جانب عصیاں نہ آئے دل
چمکا کے برق جلوہ جلا دیجے طور رساں
آہستہ پاؤں رکھنا مدینے کے رہرو
جوش ہوائے نفس ہے عصیاں کا دور ہے
یہ غافل اور بے خیال تیرے دریا شکیار
فریاد مہر حشر سے اسے صاحب لوا

۱۰۴

مقطع دستیاب نہ ہوا

۱۲۳

قصیدہ مجیدہ نشان افضل العلماء اکمل الکملات یقینیہ السلف حجتہ الخلف تاج الفحول
محب رسول حضرت مولانا مولوی حافظ صاحبی محمد عبدالقادر صاحب قادری عثمانی
بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسمی باسم تاریخی

چراغ انش

اے امام الہدے محب رسول آدین کے مقدا محب رسول

نائب مصطفیٰ محب رسول
 خادم مرتضیٰ محب رسول
 عین حق کا بنا محب رسول
 زبدۃ آلاقیہ محب رسول
 عزبا پر خدا محب رسول
 اے سلف اقتدا محب رسول
 سقم دل کی شفا محب رسول
 مشرق شان وفا محب رسول
 اے کرم کی گھٹا محب رسول
 کیوں ہو چاند سا محب رسول
 حرمین و حرم میں بس کے گیا
 تو کلام خدا کا حافظ ہے
 عباد قادری کیوں ہو نام کو
 مشعل راہ دین کو منت ہے
 اچھے پیارے کی خازن راوی سے
 شرم والے غنی کا بیٹا ہے
 آج قائم ہے دم قدم سے ترے
 شکیک معیار سنیت ہے آج
 سنیت سے پھر اہی سے پھر
 مصطفیٰ کا ہوا خدا کا ہوا
 مذنب بد مذاق راہ ہر سمت

لے از اسماء العزیزہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو جعفر محمد بن اسماعیل بن ابی حمزہ ثمالی
 صاحب اصطفیٰ محب رسول
 مظہر ارتقا محب رسول
 عین حق کا بنا محب رسول
 عمدۃ الازکیہ محب رسول
 امرا سے جدا محب رسول
 اے خلف پیشوا محب رسول
 چشم دین کی صفا محب رسول
 برق جان جفا محب رسول
 اپنی بارش بڑھا محب رسول
 نود کا چہنہ سا محب رسول
 نجف و کربلا محب رسول
 تیرا حافظ خدا محب رسول
 ظل غوث الوری محب رسول
 تیرے رخ کی ضیا محب رسول
 اچھا پیارا بنا محب رسول
 کان جو رو حیا محب رسول
 دین حق کی بنا محب رسول
 تیری حب دو لا محب رسول
 اب جو تجھ سے پھر محب رسول
 اب جو تیرا ہوا محب رسول
 شہد صاف شہا محب رسول

صاحبی روسیہ دشمن تفت
 خازنوں کے واسطے ہے سوم
 ہدم بنیان نجد کا طرہ
 ہرم اجواب مذوہ کا سہرا
 رفیق و تقفیل و نجیب کا گھرا
 تو نے اپنا کئے بد مذاقی کو
 نامی میں زمان نجد کے ہائے
 جلتے ہیں مذہب کہ صدر کی قد
 سرمنڈا تے ہی پڑ گئے اولے
 بخت کھل گیا تخت مل جاتا
 مکر دام مکر خداوند اللہ
 کوہ افکن تھا ان کا مکر مگر
 پہلے بھی کر دادر مذوہ کو
 بعد تیرہ صدی کے پھر اچھلا
 اُن کی جو رو خدا دہتی کر دی
 زرد کے مفتی بنا کر بس خطی
 ناظم فتنہ لاکھوں تو ہے
 جھوٹے حقانی بننے ہیں گراہ
 کچھ دیکھیں جیسے میر بنے
 یوں نہ سمجھیں تو سر اڑا لیا آپ
 مذہبی جھجھلاتے ہیں کہ روپی تو ہیں

لے از اسماء العزیزہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو جعفر محمد بن اسماعیل بن ابی حمزہ ثمالی
 صاحب اصطفیٰ محب رسول
 مظہر ارتقا محب رسول
 عین حق کا بنا محب رسول
 عمدۃ الازکیہ محب رسول
 امرا سے جدا محب رسول
 اے خلف پیشوا محب رسول
 چشم دین کی صفا محب رسول
 برق جان جفا محب رسول
 اپنی بارش بڑھا محب رسول
 نود کا چہنہ سا محب رسول
 نجف و کربلا محب رسول
 تیرا حافظ خدا محب رسول
 ظل غوث الوری محب رسول
 تیرے رخ کی ضیا محب رسول
 اچھا پیارا بنا محب رسول
 کان جو رو حیا محب رسول
 دین حق کی بنا محب رسول
 تیری حب دو لا محب رسول
 اب جو تجھ سے پھر محب رسول
 اب جو تیرا ہوا محب رسول
 شہد صاف شہا محب رسول

رنگ روشد گوا محب رسول
 گھنٹوں کو صبا محب رسول
 تیرے سر پر سجا محب رسول
 تیرے ہاتھ رہا محب رسول
 تیرے ہاتھوں کتا محب رسول
 بے پردہ کر دیا محب رسول
 بیوہ تو نے کیا محب رسول
 سرور کی تو نے یا محب رسول
 تجھ سے پالا پڑا محب رسول
 تو نے ہندی رکھا محب رسول
 مکر ہم والجزا محب رسول
 مکر حق تھا بڑا محب رسول
 حق نے دی تھی سزا محب رسول
 اب وہ تجھ سے وہ محب رسول
 تو نے دم میں ہبا محب رسول
 تو ہے مفتی بجا محب رسول
 ناظم اہتدا محب رسول
 سچے حقانی آ محب رسول
 میرا ان کو سنا محب رسول
 تو دل ان کا اڑا محب رسول
 اسدا احمد رضا محب رسول

مکر حق تھا بڑا محب رسول

غافل اس سے کہ ایک سنی ہے
 گلہ بڑ کو ایک شیر بہت
 ہم بجا محرمہ رندانہ شیر
 میرے سنٹر سوال کا قرضہ
 نہ ادا ہوا اگرچہ محشر تک
 بیسوں اعلانوں پر بھی ہٹ بیٹھا
 شرم تو خاستن رہی حال
 حال مستغزہ کا قسورہ سے
 میرے خیر کی تاب لانہ سکے
 گالیاں دیں جواب کے بدلے
 شعلہ خویوں کو چھڑ کر سنا
 تلخ زہید لب شکر خارا
 ہاں نہ ان دو کا تیسرا دیکھا
 تیسرا کون عون حق جس کا
 تیسرا کون بدر حق جس کا
 تیسرا کون مہر حق جس کا
 سایہ ان دو پہ کیسے دو کا ہے
 ثانی اثنین اذہما فی الغار
 بلکہ دوا حولی سے کہتے ہیں
 نہ تو تجھ سے جدا نہ میں تجھ سے
 غلطی کی تڑا مرا کیسا کو

فوج حق میں ہوں یا محب رسول
 وہ بھی لاسیما محب رسول
 لطف وہ جمعہ را محب رسول
 نہ ادا ہوا محب رسول
 واصل او نہیں دے قضا محب رسول
 گھوٹ گٹ ان کھڑوں کا محب رسول
 ندوے کو حسرتا محب رسول
 سب نے دیکھا سنا محب رسول
 خاک نہیں گے تا محب رسول
 ذاہنیت لسا محب رسول
 یاں ہے اس کا مزا محب رسول
 خواجہ فرما چکا محب رسول
 آنکھیں کھلتیں ذرا محب رسول
 میں فقیر اور گدا محب رسول
 شرق میں اور سما محب رسول
 نقطہ میں منطقہ محب رسول
 جن کا ثالث خدا محب رسول
 میں نثار اور خدا محب رسول
 میں ہوں تجھ میں فتا محب رسول
 میں تڑا تو مرا محب رسول
 تو من و من تو یا محب رسول

یہ بھی میرے کرم سے ہے مدد
 میں کہاں اور کہاں تعالیٰ اللہ
 تیری نعمت کا شکر کیا کیجے
 لود تو اور شیخ تجھ سے طا
 شیخ بھی وہ کہ جس کے در کی خاک
 شیخ بھی وہ کہ ایک جھلک میں کرے
 شیخ بھی وہ کہ جس کی ایک نگاہ
 شیخ بھی وہ کہ جس کے مجرائی
 شیخ بھی وہ کہ فتون کی ہے قضا
 شیخ بھی وہ کہ جس کے نام کا درد
 شیخ بھی وہ جس کے عشق کی آگ
 شیخ بھی وہ کہ حق کے پھول کھلائے
 شیخ بھی وہ کہ جس کا آب وضو
 شیخ بھی وہ کہ خاک پا سے کرے
 شیخ بھی کون حضرت آل رسول
 اوس کے در تک رسائی تجھ کو ملی
 مجھ پہ واجب ہے تیرا شکر نعم
 جگمگاتے چراغ سنت کے
 نہ کبھی باد حادثہ پاس آئے
 دائما تیری نسل روشن میں
 رہے تاروز و لیسے

من کہاؤ کجا محب رسول
 تیری مدح و ثنا محب رسول
 تجھ سے کیا کیا طا محب رسول
 اس سے بڑھ کر کیا محب رسول
 چشم جان کی جلا محب رسول
 شب کو شمس الفضا محب رسول
 دو جہان کا عہد محب رسول
 اولیاء صغیر محب رسول
 جس کی ایک ایک ادا محب رسول
 درد دل کی دوا محب رسول
 نار سے سے سجا محب رسول
 جس کے دم کی ہوا محب رسول
 باغ وین کی پہا محب رسول
 مس جان کو طرا محب رسول
 خاتم الاولیاء محب رسول
 تو ہوا رہنما محب رسول
 مجھ پہ لازم دعا محب رسول
 تا ابد جگمگا محب رسول
 نہ کبھی جھلسلا محب رسول
 شمع ہو شمع زرا محب رسول
 روز افزوں ضیا محب رسول

مستعد و تیرے فوجیوں کو کرے
 تیرے سائے میں لہا میں کھلیں
 سورت مجدد و فضل آبا جو
 خاں و چشم و خوار و چشمان
 تجھ پہ فضل رسول کما ہے
 میرا شافع حصہ غوث میں ہو
 مدد سے مجھے بچالیں غوث
 میرے سب کام ان سے بڑا ہے
 مجھے کرے راضی احمد وہ
 آہ صد آہ میں ہوں بش العبد
 بش کو غم سے بدلا دے
 کون مولاد و سید الافراد
 میں بھی دیکھوں جو تولد دیکھا
 ہاں یہ سچ ہے کہ ہاں وہ لکھا
 تینوں بھائی نہ کوئی غم دیکھیں
 میرے بیٹوں بھتیجوں کو بھی ہو
 دین و دنیا کی عزتیں پائیں
 خاتمہ سب کا دین حق پر کرے
 خلد میں زیرِ ظل غوث کریم

والحمد لله رب العالمین

مشکوٰۃ زلف دیدے ایک شمیم
 میرے آقا تیرے صفات اجل
 نسب و خلق سب سے پہلی ہے
 تو خلیل جلیل بزرگ جلیل
 بہتر برتر جمیع کج
 ناظر تشریف و ندید ندید
 فوق و تحت و بہ شرق و غرب بزمین
 شافی سید کا مجھے دیدے

جان و جانان و قلب و فرق راضا

۲۲۸

۵

تم پہ قربان حُب کے سب اقلیم

مطلع نہیں ملا

پریشانی من شیرازہ بندہ
 بایں ناکارگی دارم تمتنا
 فلک بر آستانم سجدہ آرد
 زوام نفس کا فر وار ہیدہ
 شب گریستہ موئے تو باشم
 سگ کوئے سگ کوئے تو باشم
 اگر خاک سر کوئے تو باشم
 اسیر دست و قلوبے تو باشم

خدائے من راضا جویم شوق گر

۲۵

۵

جو نام خود کا راضا جوئے تو باشم

حیوت زندہ ام چہ خواب دیدم
 قربان نگاہ خود کہ آن نور
 آں جلوہ رخ بزمیر گھو
 بہرے کہ ز طور جاں رُبا بد
 در عین شب آفتاب دیدم
 بے پردہ و بے نقاب دیدم
 خدیجہ تہ سحاب دیدم
 ایں طرف کہ بے حجاب دیدم

یاران بر سر فنا خبر که امشب
مدد سے بدل خراب دیدم

در نقیبت حضور پر نور سلطان بغداد قطب الارشاد و افراد
نشد ناغوث اعظم پیران پیر و شگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

افسر تخت سلیمان در عراق آمد ز شام
از بنی ہمدان شدن گام از تو بہادون قدم
اے بشہ ہرم سقا فی الحب کاسات الوصال
الامر امداد یارب افسر پاپیت بفرق
تیرہ عذائے کہ سولیش رہبر دانہ بگندزی
جاں سرت گرد و چہ سرداری ہر خاکش سجود
سر مبادا سر کشی را کہ تو سر پیچہ بکبر
سر کنم مدح سرت این سر گمراہ سر نہم

از نہانے بے سرو پالے سرا پا سردی

بہ سراپائے کہ داری پائے تا سر حد سلام

دی ہنک تراضا شدم گفتیم
ہم روز از غمت جھنکہ فنون
خبرے گو بہر از تلخی مرگ
قاہریت بکام ما کردند
شیر بودیم شہدا فزودند

کہ تو چونی کہ ما چنان شدہ ایم
ہمہ شب در خیال بیہدہ ایم
گفت ما جام تلخ کم زدہ ایم
سنیت را گدائے میسکہ ایم
ما سراپا صلاوت آمدہ ایم

شجرہ مبارکہ قادریہ رزاقیہ برکاتیہ ضویہ

شجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء :-
اللہم صل علی سیدنا و مولانا محمد معدن الجود و الکریم و اللہ الکریم
و ابنہ الکریم و امتہ الکریمۃ یا اکریم الاکرامین و بارک و سلم

فخر و امام اہلسنت | محی سنت ماحی بدعت
شمس ہدایت اعلیٰ حضرت | حامی دین و ناصر ملت
نائب شاہ ختم نبوت

صلی اللہ علیہ وسلم
آل رسول و آل احمد | سید حمزہ آل محمد
شہ برکات اکرم امجد | شہ فضل اللہ احمد ارشد

ہو شفعا فی عندکالا حید

صلی اللہ علیہ وسلم

شاہ محمد عین عنایت | ماہ جمال اہل ولایت
قاضی شرع و ضیائے ملت | شاہ بھکاری کان سخاوت

آئینہ ہائے ماہ رسالت

صلی اللہ علیہ وسلم

سید ابراہیم کرم | شاہ بہاؤ الدین معظم
احمد جلیاں شاہ حسن ہم | موسیٰ پاک علی مخم

ہم برکات نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم

شاہ محی الدین مصطفیٰ
عبد الرزاق احسن الاکار

ابن رسول اللہ تعالیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم

شاہ مبارک اصل سعادت
بوالفرج طرطوسی نسبت

نوابان شاہ رسالت
صلی اللہ علیہ وسلم

شبلی شافعی ہندو مصطفیٰ
شہ سہروردی درویش مصطفیٰ

سرخسہ دُختری کُتبی
صلی اللہ علیہ وسلم

قائد ساجد ابن آماجہ
تجید صفدر شیر شاہ

بدیع مکارم ششم محامد
صلی اللہ علیہ وسلم

منقول از بیاض حضور پرنور سیدی و سندی حضرت مولانا مولوی الحاج حافظ
سید شاہ ابوالقاسم محمد اسماعیل حسن عرف شاہ جی صاحب قادیان بکاتی مہرزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شان بلگرام ۶

اللہ عز و شان داحترام بلگرام
روز عرس آلودگان دشت غربت کے لئے

آسمان عینک دیکھ کر ہر دم کی دیکھ لے
تکابیا مستحبت یا نہ کہ کا یا سچ یا بکرام

جلوہ انوار حق ہے صبح و شام بلگرام
مرکزی دیں بڑھی ٹھہرا یہ نام بلگرام

مقطع دستباز نہیں ہوا ۵

بد ازین بر سر بطش آیم و خیر گیرم
شر باغ حسین آمدہ آل برکات

تیغ حیدر بکف آرم سر عنتر گیرم
استقامش زینہ پیدان زباں بر گیرم

خون شہ از طعنہ فرزند دل زید و حسین
بد مذاقاں بجھے ابن سبا محمور نہ

عوفی خون شہیدان ز ستمگر گیرم
جام نوری ز کف ساقی کو شر گیرم

بجرم کشم از در غفلت کینہ زید
منقول از کتاب مستطاب مسی بنام تاریخی القمہ صدام الحمیدی علی حق العیاد المفتری

یا علی گویم وصف درم ز خیر گیرم
ملقب بقب تاریخی شلاق دہ سے ادب بد مذاق درود تفضیلیہ بدایوں

۳۱

۱۲

غزل در صنعت عزل الشفتین کہ در و ہر دلب لاتی نمی شوند
اس نعت شریف میں یہ صنعت رکھی ہے کہ پڑھنے میں نون ہونٹ نہیں ملتے

سید کو نین سلطان جہاں
کُل سے اعلیٰ کُل سے اولیٰ کُل کی جان

ظن بزدال شاہ دیں عرش آستان
کُل کے آقا کُل کے ہادی کُل کی شان

دلکش او گمش دل آرا دلستان

کان جان دجان جان و شان شان

ہر حکایت ہر کنایت ہر ادا
دل دے دلو جان جان کو نور دے
آنکھ دے اور آنکھ کو دیدار نور
اللہ اللہ بایں اور ایسی اس سے
تو شا کو سے ثنا تیرے لئے
تو نہ تھا تو کچھ نہ تھا اگر تو نہ ہو
تو ہو داتا اور اوروں سے رجا
التجاس شرک و شر سے دور رکھ

جس طرح ہونٹ اس غزل سے دور ہیں
دل سے یوں ہی دور ہو ہر غل و ظاں

یہ جام تلخ وہی خوشگوار کرتے ہیں
ہماری ناؤ کنار سے لگاٹنگے اک نہر
حرم کے کانٹوں کو ہم گل بھی کہہ نہیں سکتے
حساب دیں گے فرشتو مگر ذرا اکلیں

یہ نفس ایک ہے درو اس صفا کا بھولا سا
وہ چال چلتا ہے آپ اعتبار کرتے ہیں

متفرق اشعار شیب قصید و رباعی آمدم بہار ماہ ربیع الاول شریف

ادوی ادوی بدلیاں گھرنے لگیں
نڈیاں پھر آنکھیں دکھلائے لگیں
نخنی نخنی بو ندیاں برس چلیں!
چھوٹی چھوٹی جھیلیں پھر لہر چلیں

بھومتی آئیں نہیں نرم نرم
دل کھلے کانوں میں دس پرتے لگے
تائوں کی بینوں میں پھر ہر اجبا
باغ دل میں وجہ کے جھوٹے پڑے
سرخ سبز ادوی سنہری بدلیاں
پھر نظر میں گد گدی ہونے لگی!
بہلہانا کھلکھلانا واہ واہ
اندھی گر جیں چمکیں کالی بدلیاں
پھر اٹھاپوڑوں کے جو بن میں اوجھار
مور کو کے سینہ پر داغ کے
توب برس برس خوب برس کھل گئیں
ڈبرے جھیلیں تال نہریں ندیاں
پھول مہکے غنچے پھکے گل کھلے
بجھوٹے کشتیاں پڑنے لگیں

باقی دستیاب نہوا
۲

رشت حرم ہے جان دہن گود دہن نہیں
دندان و لب کی یادیں گریبان و خونچکاں
کیا وہ بھی کوئی بلبل گلزار قدس ہے
کیوں اہلیت پر نہوں قربان کہ ان سے آج

یہی چار شعر دستیاب ہوئے
۳۵

نحو الکلام :- نام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے ثبوت میں کثرت حدیث و روایت

بہر حدیث لولاک حدیث لولاک کثرت اور اولیٰ کی صحیح بیان ان کی نگاہ سے قوت

سچی بات سکھاتے یہ ہیں
 ڈولی نادیں تراتے یہ ہیں
 رٹی آسیں بندھاتے یہ ہیں
 جلتی جانیں بھاتے یہ ہیں
 قصہ دنیٰ تک کسی رسائی
 اس کے نائب ان کے صاحب
 شافع نافع رافع داغ
 شافع امت نافع خلقت
 داغ یعنی حافظ و حامی
 فیض جلیل خلیل سے پہچو
 ان کے نام کے صدقے جس سے
 اس کی بخشش ان کا صدقہ
 ان کا حکم جہاں میں نافذ
 قادر کل کے نائب اکبر
 ان کے ہاتھ میں ہر کجی ہے
 اِنَّا عَطَيْنَكَ الْكُوفُورَ
 رب ہے معطی یہ ہیں قاسم
 ماتم گھر میں ایک نظر میں
 اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں
 لا اکھوں بلائیں کروڑوں دشمن
 بندے کرتے ہیں کام غضب کے
 نزع روح میں آسانی دیں

مرقد میں بندوں کو تھپک کر
 مال جب اکلوتے کو چھوڑے
 باپ جہاں بیٹے سے بھاگے
 سنگھوں بکس روئے والے
 خود سجدے میں گر کر اپنی
 ننگوں بے ننگوں کا پودہ
 اپنے لہر سے ہم ٹکوں کا
 ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا
 مسئلہ اسلو کی دھاریں سے
 جس کو کوئی نہ کھلوا سکتا
 جن کے چھپر تک نہیں اُن کے
 ٹوپی جن کے نہ جوتی اُن کو

کہدو سنا سناتے خوش ہو خوش رہ
 مشرودہ رضا کا سناتے یہ ہیں
 ۱۵۵ ۳۶

قصیدہ لغتہ در اصطلاحات علم ہیات و نجوم

خالق افلاک نے طرزہ کہلائے چین
 مویں بیلے کے پھول زیب گریبان شام
 اک گل شمع میں ہیں لاکھوں گل یا شمع
 جو کئی چنبیلی کے گل زریزت جمیب چین
 کوئے کی چوٹی میں ہے حاصل پندہ چین

طرز نہ کھلے چادر باغ ایک نمونہ کے تہین
 تختہ نسیم میں ہے گیند سے کاہن ایک
 تارون ناروش ناظم بالاحصار
 یہ صنم تند خو آگ نہ ہو تو کہوں!
 شیر کے دل میں جو ہونا غضب کی عجب
 وسط گلستان بہر گھر کے ہر سمت دوست
 شیر کے قابل بہار کرتے ہیں چہل نگار
 بہر و گل و لہریں محو تماش حسین
 آن دے ستم شیشہ باز قطرہ چھلکتا نہیں
 قصر پرچی تک گیا مشک جو آہرمن
 آہرمن ہفت سرسایہ پرچی پر کئے
 جب سے شیشہ نے زک شہ ایران کو دی
 تیرا شبنم گرا جو گئے گیسو سفید
 بے نقس و دام سے مرغ طلا پائے بند
 والے شہ شوق اگر گنج رواں ہو نظر
 قصل گل آئے کہیں نقش ہو کر شین
 سے گل بجاوہ کون متنرم جادہ یوں
 آوج پر آئی جفا سان پر حنجر چڑھا
 وخت فلک ہاتھ میں کانوں کا گناہ لے
 چشمہ شفاف میں جب کہ ہو اس درجہ میل
 جب شرف تاج زر گھر سے سر پیش پر

لے پڑا لکھی

دیکھ کے بڑکا دقار سرخ ہوئی چشم گاد
 دار کی دو چھلیاں یوں رہیں پائی تپا
 ہجر میں بلی شام دوئی اگر تپا سحر
 راس و دم آرد ہاتھ دو مصباح پوز
 اتنے سرک سے جاکیوں ہیں یہ تو ام پشیر
 سارے سواران آب ہو گئے کعب الغزال
 طرف کے ٹھہرے دی روز بہار و نشاط
 چشمہ لے آب ہیں عرمن سر مو نہیں
 جب سر خیز چنگ پر اسیر با قوت ہو
 کہتے ہیں کوہان گاؤ لوگ جسے اے پری
 تاجور ملک روم کیوں ہے جہودانہ پوش
 چلتی سے باد صبا اڑتے ہیں پریوں کے تخت
 حوری اردی بہشت بگیم اندو سے نہر
 کسی اقبال پر شاہ طناز شام
 سحر سے شیر حسن یو کفل شیر پر
 حافظ سی بارہ نور کر بقہ پڑہ کے دم
 بچوں کو بہرام گور بابت جگے گنج گاؤ
 چاندنی کے کھیت میں سر دہ کی قاش کا
 در عدن کے لئے آئینہ مشک خطا
 روئے غزال ختن پردہ میں بہت کردور
 جمعہ کی منگلا مکی بھولے گواہ بدھا بھی

غیظ سے کٹ کٹ گیا رہ گیا آدم بدن
 اب سبوجہ کے جاگڑ تالاب نون و کن
 وصل میں گریاں سے کیوں ادسکی بیانی نہیں
 کالے کے آگے چراغ گریوں کے پردہ میں نہیں
 شام ہے اس راہ میں پڑتے ہیں دو خزن کن
 یہ بہت شیریں ادا جب سے سے یہ تو فکن
 جب کہ سر سبز پہ پہ تاج عقیق یمن
 ڈوبنے جائے کہاں شرم کے مارے کون
 کیوں نہ ہو وہ انقلاب جس کو طبع جان دن
 کان کا جھمکے یا طبل کی تیری پران
 کب سے ہے اسلام بول روم نصاری وطن
 پھیلی سے آنکھ کی جوت کھولے میں بیلے کے بن
 یعنی ثریا پری دین میں ہے نغز زن
 چہ ہند کی رچی ہاتھ میں جنس دعا کا شمن
 تارون کی قمی لگائے دختر تازک بدن
 پھیلی ہے چپک چپک جنوں تو ام اسیر حسن
 گہرے طایر و بال ارکتے نہیں اہل من
 سرود کی ہر قاش میں کتنے ہی در عدن
 مشک خطا پردہ روئے غزال ختن
 طرہ کے برقع سے ہے جلوہ میں کالہرمن
 سر پہ سنجہ ہے کیا پیر سے طفلانہ فن

جب کہ وہ بہن گت میں جو ہوتی ہے پیش امیر
 منطق بالا کی فصل دشمن جنس نبات
 ظلم ہے صفر کا خار قبر ہے اکبر کا تیر
 واہ ترانہ سے غل خوب کیا اعتدال
 جب شب جاوے تھکاؤ یہ صدمہ بڑا
 حد ہے کہ باغی بھی تھے زر کی ہوا میں نہا
 فرقت سلمی کا غم جلہ برق اضم
 بانو سے بیغنا تراکون کر کے سامنا
 آئینہ سیم میں ہے ترے آنچل کی جھوٹ
 سردی کلیوں میں ہو کیا ہی پڑنے کی گوشت
 مدحت غائب ہوئی شوق کی آتش فروز
 جان دو عالم تیار ہے مرا تاجدار
 مدح حسینان نہ کہہ وصف امیران نہ کر
 بدور خاقان متاثر در برق آں مناز
 نعل مشرف ہے تاج تلج شہاں خاک نعل
 پر فلک کیا تھے روز تو پاتک ہے جان
 تابش نور کیا تھے روز ہے تازہ نکہار
 پائے منور اگر بھر میں دہو — نیچے

۱۔ اصل میں اس شعر کے بعد آخر صفحہ تک کئی شعروں کی جگہ خالی ہے۔
 ۲۔ اصل میں یہ شعر اگلے صفحہ کے حاشیہ کے سرے پر درج ہے۔
 ۳۔ اصل میں یہ اشعار مستقل صفحہ کے متن میں صدمہ میں فروغ خانی چھوڑ کر شروع ہے۔

گوش ممک پھیرے قدہ چشم غزال
 جلوئے ترے ایک چھینٹ شب اگر ڈال
 دن کہے اوس سے نگار اک نظر مہرا دہر
 کشید حسرت ہو شمس دن کو وصیت کر
 تلوے ترے سب کو دیں اگر اک مذہبیت
 عطر کی موحیں اٹھیں نور کے دھار چلیں
 پانی ہو مارا گلاب بلبل بنیں
 چرخ پر جائے اگر ذکر سب کوئے یار
 نور و حمل ہیں اگر عز و ولے بزد گاؤ
 خالق کل الوری ذلیک لا غیور
 دائرہ کن فکاں کتنی ہی وسعت پر ہو
 تیرے سخن کے گواہ دورا سماء و سماک
 انجم و اظلال آب آب و نمود حساب
 نقطہ پہ خط کھینچے خط سطح کہ خط غلط
 ہم کو مسلم کہ ہاں ہم میں ہیں موحیں عیا
 تیرے ہی جلوہ کے نور تیرے ہی جلوہ میں ہم
 ماہ کی یہ ماہ من جس کی تجلی سے ہے
 یہ شب و شبنم نجوم ڈالے ہیں مستی کی صوم
 بھر کے آگے حباب بولے تو منہ پھوڑ کر
 دم میں ہوا ہو گی جان مانگ لٹاؤ کی غیر
 بانوئے بیروں اساس رکھتی نہیں گول گہر

پشت ممک مول لے گو ہر تاج عدن
 چشمہ کا فور تک مشک کا بائے لب
 مہر کہے میں نثار نیم جھلک جان من
 دامن شب کا مجھے دیکھو چٹا کفن
 بڑھ کے لاکھ کی آب خلد کا سینچے چمن
 ڈھونڈتی بارغ عدن عدن کے آئے دلہن
 گاہیں ملاووں میں نعت نور کی بر بھرن
 پہلے چمن لینے آئے جبہ کا پہلا چرن
 یاں کے بزد گاؤ ہیں فخر اسود زمیں
 نور ک کل الوری غنیوں لہ لہی لب
 خط نہیں غیر محیط بھولتے ہیں ہم وطن
 میر مہر و بمرج سورج ادا اسکی کرن
 ہوش میں آئے سرب بھر کی بریں تن
 تن کہے میں ہوں فقط جاں کچھ مٹی پر تن
 کہ تو دے کوئی ہدایم ہی تو ہے موحون
 تیرے ہی پر تو کے بارغ تیرے ہی پر تو کرن
 جب ہ تجلی کرے نے مرنے ماہ من
 اے مدنی آفتاب پردہ زرخ ہو فغن
 خیر تو ہے جان ہار اتنا بھی ملکا نہ بن
 پھر نہ پھرے گی ہوا جھوٹ ہے آواگون
 پھر بھی ترے حکم سے الٹی ہوئی چرخ زن

جاکے شہستان میں مجرے میں میرے پھری
شاہی ایراں زمین سلطنت نیم روز
رنگ نے مینا کیا تاروں نے ہیرے جڑے
تختے دو عالم کے کام اُن سے فزوں تیرا جو
چوہہ شوخ سحریاں ہوسائل اگر

قطعہ

تیری شریعت کا شور تیری سیاست کا زور
گورنگ بادہ نوش کیوں نہ ہوں سرکدوش
دشت کھ دست میں پھیلے سلاسل کے جال
ظالم جبار کو چین فلک تک نہیں
چرخ نے دی پل مار ہو گیا پچ پچ ہی بھول
چار قدم پہ ہے بزمین قدم پہ ہے گاؤ
کاغذ ز چور کو کاغذ ا حلوا ہوا
قینم بزمگیر کی تین حدیں تین جرم
شوق سے راز میں کنج اچھا لاکرے
سبزہ ہے رکھا ہوا تیرا کماں لیس میں

قطعہ

جبر نہیں دین میں آئینہ ہیں رشد و حلی
حلوہ حق میں ہو وہ تیز بڑا قے کی دھوپ
تو ہیں جہیں اور سر برہمن دبا دہ نوش
شعلہ آواز سے چھالے لگے میں پڑیں
ورنہ جو اعجاز سے چاہیے نظم زمین
سایہ عنقا میں ہو دامن ترکا وطن
دیر و خرابات کے سنگ دروخت و دن
قلقل مینا جو خود اپنی ہے مہر و دہن

دوروں سے اُلجھے نگاہ جال نہیں گھٹیاں
لال پری لے اگر قات زمرہ کا نام
شیشے دبا میں گل ڈر سے ہوشک ہو
دو ہیں نہ اچھلیں مزے سنتے ہی کشتی کا نام
تیرا ساوڑے خمار فتن پر منہ کھول کر
گنبد گل تک اگر آتش تر جھائے بھی
پیر پھل سالہ پر آئے جوانی کہ اب
تاج کا توڑا رہے گانے کی وہ گت بنے
سامعہ کے حسن پر کان کے پر مے پڑیں
مار کے ڈر سے جو ڈھول بولے تو بولے بول
پھر مے غری کا موخلات چکھا کر منات
دار پہ کھینچے صلیب آگ ہوں آتشکدے

قطعہ

تیرے قلم و کاچک دودھماک و سہمک
بست کی انگشت میں خاتم پنجاہ ہے
تیرا لب قامت آج چاہے اگر بائے قلب
غین کی رنگت بنے سرمہ عین عشا
خواب گہ شام میں جائے شمالی برات
اپنی ہی فطرت کو سوچ فطرت میں کیا میل ہے
اب زحل کی اگر نیل میں پڑ جائے دھار
حکم رواں کی سڑک و سع زمین و زمین
کن کے ہیں صاحب نگیں تیرے زبان و دہن
نون کا اُلٹے حساب قات کا بدلے چلن
عین کے چنپت ہوں صا د نون کو تر سے کرن
چھپکا جہیں کا ابھی اُلٹے ایمانی دولہن
اپنی ہی صورت کو دیکھ جمع ہے کیا انجن
چھانٹ دے چاندی کا میل کاٹ دے زندگاہن

سہ اشعار ۱۱۱ و ۱۱۲ کا آغاز حاشیہ پر شروع کے محاذی اصل متعلق قطعہ کے الفاظ لکھ کر ہوا ہے۔

ادبعین شدت۔ اس مسئلہ میں ایک محدثین کے مسلمان لوگ کافر مل مشرکوں کے کیا جتاؤ گے یہ قیمت ہمار

کلامیذابی حنفیہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کے مبارک حالات میں قابلہیدر۔ قیمت ہمار

مجلس اول

رہے پہ جو زہر کے خار ج مرکز چلے
 دورہ گرما میں ہو شام کو غارب عقاب
 سینہ نر چنگ کا خشک ہواں تذر
 تختہ اول پر جب جنبش ادا لے ہوئی
 بہتری اتباع کی تیرے ہی قدموں میں ہے
 کاٹے قر کا ہال ماہ دو ہفتہ کا کھیت
 شب کی سحر مرنے کی سن قر اس چاند تک
 صاحب فتح میں تیری دو ہائی کہ پھر
 خواہش حاصل نہ کرواں نہیں کس پر نظر
 تو سے عذر میں جب جس نے تحویل کی
 سو ہر عذر اہوا ابن عرد سس عرب
 عرش پر تیرا خطاب سید گردوں قباب
 خاتم پیغمبران قائم نادر و جناب
 شمع بحر کرم مطلع ہر قدم
 شمع شبستان دین مع سراج میں
 حوزہ نجی نصح کند خلیل و ذریع
 چھوڑ کے اس شمایہ کو ہر پری آپکی
 تیری زبان سے اگر سن لیں ہو اللہ احد
 سات پور چار ماں تین پسر حضرتین
 ہم تو کہیں آخرت بھی ہے پہنچی سر اٹھے

لہذا یہ شعر عاشق پر ۱۲۷ مجازی سے آغاز ہوا ہے۔

ہر برس آیا کرے پس گزر کر اکھن
 موسم سرما میں ہو صبح کو طالع پر ن
 آب گہر سے بھرے افسر کثر دم جن
 ثانی اول لکھا سابق آخر زم
 کون سے مصرن کا ہو چوٹ کے تن سے بس
 ارض و سما دونوں کا واقعہ ہے یہ سخن
 جو دھویں کے چاند میں لول رہا ہے یہ زن
 تو بہ نے پانی شکست جرموں کے ٹوٹے تن
 ترک ادب سے اگر کہئے نگا ہے فگن
 دو سے لکھے جو م حاتم کا چھوٹا گن
 لیلی و سلمیٰ ہو ہیں شمع قدم کی لگن
 فرش میں نام جناب احمد لطفا وطن
 ناظم کون و مکاں حاکم ہر ما و من
 مقطع حسن شیم مرجع ہر جان و تن
 جمع خواں یقین فتح اساس فتن
 عز کلیم و مسیح نور عظیم المنن
 پیر پری خواں عبث نعل در آتش فگن
 کہ اکھیں دو والے یک بولیں تھری لے دن
 و ہر کا سب خاندان تیرا سلام کہن
 یعنی ہیں ماں پادشا سہ خلفا بچتن

۱۲۷ مجازی سے آغاز ہوا ہے۔

مجلس اول - مسند اسقاط کا قرآن و حدیث و فقہ سے مفصل بیان ہے۔ قیمت ۲۰

نوں زمیں پر جما کاف فلک کا نشان
 پرچم مرکز اڑاکن کی جی انجمن
 طاہر و نیک و لطیف امت و صاحب خدم
 طیبہ و پاک و نظیف عترت و صہر و ختن

مرح بیابان مدینہ طیبہ

بانی ذات العباد کہہ سے جو دیکھے یہ بن
 واپ بھی ہے تیرا ہی نور و نورہ جہاں کو بین
 گلبن باغ ارم بھولے تو پھبتی کہے
 پھرتی ہے تفریح کو خاطر زوار کے
 ہند میں آفت ہے عیش زندگی و مرگ نو
 روضہ ہے عرش دوم طیبہ جہان سوم

اشعار عرض

لاکھ جنین ساتوں شمع بارہ کنول نو لگن
 کاٹی بندھے دہار سے پہنچے کہ چھپی دگن
 اسٹلک العافیہ من ثوران افقن
 سیر بھی کیونکر کہیں بلکہ عنین و دین
 مردہ سی شمع دیں تھالے بنے ہیں لگن

لکھ اصل میں متن میں اس کے بعد آخر صفحہ تک کئی شعر کی جگہ خالی ہے۔ مثلاً یہاں سے شعر
 تک عاشق پر ہے۔ آغاز ۱۲۷ کے برابر سے ہوا ہے۔ مثلاً یہاں سے آخر تک عاشق پر ۱۲۷ کے بعد شعر کی جگہ
 چھوڑ کر درج ہے۔

الطبی مناظرہ: نظم و نثر میں قائم و دائم کا بیان لائق حفظ ہے۔ قیمت ۱۲

در شان حضور غوث الثقلین غیث الکونین مغیث الملومین سلطان بغداد
سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه عنہ

منع جود و سخا حضرت غوث الثقلین
قبلہ ہر دوسرا حضرت غوث الثقلین
بھریا دامن امید گل رحمت سے
مجمع علم و حیا حضرت غوث الثقلین
بادشاہ عرف حضرت غوث الثقلین
جس نے اک بارکہ حضرت غوث الثقلین

یہ تمنا آپ کا ادنیٰ سب در ہے واللہ
اس پر ہر لطف و درمنا حضرت غوث الثقلین

جلوہ نور ازل ہے وہ مہر
وہ کبھی ڈوبے کبھی گہنائے
اس کے پر تو سے جلے تار نگاہ
۳۹ اور مرے مہر کا تو نام لیے
مہر کو چہرہ سے نسبت کیا ہو
اس کا ہر روز ترقی نہا ہو
پھول کلا میں ہرن کا لا ہو
آنکھیں ٹھنڈی ہوں جگر ٹھنڈا ہو

کب ہے مثل پشت شہ تصویر پشت آئینہ
دست اقدس میں بڑھی توقیر پشت آئینہ
عکس انگشت بنی ہے تیر پشت آئینہ
مٹ گئے حیران ہوئے نور الہی دیکھ کر
پہنچے دست پاک تک سیماب دل کشتہ ہو کر
تیرے روئے کے پس دیوار روشن جاٹے
عکس دست ماحی احنام پڑ جائے اگر
تھے پس پشت حضور عند لیباں قدس
آئینہ پر کیا پھیرے منظر پشت آئینہ
آئینہ ہے خوبی تقدیر پشت آئینہ
مہر مثل ماہ ہو نچیر پشت آئینہ
نور روئے آئینہ تو تصویر پشت آئینہ
یاد ہے مجھ کو یہ خوش تقدیر پشت آئینہ
میرے مولا ہو عطا تقدیر پشت آئینہ
محو ہو مثل صنم تصویر پشت آئینہ
بیلوں کا غنچہ بھتا جاگیر پشت آئینہ

دی صد مہر نبوت نے شہا خاتم ہے تو
شرح نور باطنی ہے نور ظاہر آپ کا
اولیں آئینہ حسن الکی ہیں حضور
پشت نورانی نازک پر نشان بوریہ
بجبر مولیٰ میں تڑپنے دے قرار اچھا نہیں
پشت والا سے ہے عکس روئے روشن جلوہ گر
دیکھی انگشت بنی اس پر تو گردوں نے کہا
میں نہ پاؤں دست رس نہ چومے دست شاکہ
ہفت پہلو شیشہ دیکھو خواب حیرت میں ہیں
کس تحشر سے کہا اللہ اکبر ان کا ہاتھ
بیعت دست پیر سے یہ باطن صاف ہے
پشت بر دیوار حیرت ہے مقام عشق ہے
پیر ویسا یہ سے جسم منور پاک ہے
پنچہ مہر عرب تک کیا رسائی ہو گئی
کشتہ والو ناز دولت مانع دیدار ہے

وصف رو و پشت شہ لکھ لے کر صاکنک شہ
۳۴۰ ذکر روئے آئینہ تذکیر پشت آئینہ

ہے بجا مہر و قمر پر ناز روئے آئینہ
عکس در آغوش جہاں محو جمال پاک دوست
ہر سحر ہے جلوہ گاہ عکس حسن لایزال
آئینہ دار رخ والا ہے سمجھا آپ کو
چاند طیبہ کا ہے روشن ساز روئے آئینہ
کیا ہی بھاتا ہے مجھے انداز روئے آئینہ
ہوں سہرا پا حیرت اعزاز روئے آئینہ
اُن رے بالا خانو پر داند روئے آئینہ

کیا ہی چہر کا طوطی تصویر پشت آئینہ
روئے آئینہ ہوا تفسیر پشت آئینہ
اور آئینے میں پر تو گیر پشت آئینہ
جو ہر آسا تھے مگر زنجیر پشت آئینہ
کیوں ہے اے تصویر دامگیر پشت آئینہ
روئے آئینہ ہے خود تصویر پشت آئینہ
چاند شق کرتی ہے یہ شمشیر پشت آئینہ
دست حسرت طے یہ تقدیر پشت آئینہ
اہل کف آئینہ نظیر پشت آئینہ
ذبح مجھ کو کر گئے تکبیر پشت آئینہ
کشف آئینہ رکھے ہے پیر پشت آئینہ
شیشہ دل ہے مرید پیر پشت آئینہ
آئینہ پر مٹ گئی تصویر پشت آئینہ
صبح سے بدلی شب تصویر پشت آئینہ
خاک میں مل جائے اکیر پشت آئینہ

۲۰

۲۰

گیا کا مناظر لا: کفریات نا توئی پر مناظرہ ادویہ منظر کا قرار قیمت ۲۰

لقرین منیر قلب: حقایق اسلام پر بہترین تقریر - قیمت ۲۰

آئند کب ہونے دیتا ہے غم عشق محفوظ
رخصت اسے حیرت کہ چہرہ میں یادیں ہیں
جلوہ نذر آلی لے لیا آغوش میں
پر وہ حیرت میں دیکھا روئے جاہاں بے حجاب
دیکھتے ہی چشم والا پیش و پس پاں ایک ہے
روئے یوسف سے فردا تر حسن و گوشتا ہے
پر وہ دم بھی دم جلوہ کند ساز ہے
سید آئند میں لبتہ اوجھ بھی اک نظر
کیسے لے لیتا ہے دل میں برق طواصطفا
ان کا مژدہ دیکھا انبیا کھولیں شفاعت میں بان
کیفیت اس حسن کی تفصیل سے کہتا نہیں
روئے شہ پیش نظر دست پیر لپشت پر
بجلی وہ بجلی کہ جس کے سوختہ ہیں ہر دم
طوطیاں اصفہاں ان کی ترنم ریز نعت
تاب روئے شہ سے بار اور کے قلع کھل گئی

نظم پر نور رضا نوٹ تہذیب سے پاک

زنگ کا خط نہیں شیراز روئے آئند

بمدح حضرت خاتونِ جنت بگرامیہ سید الانبیاء سیدتنا نبولہ ہر علی اللہ کی بیہا و

ستیز پاک جسگر پارہ رسول اللہ
بدن پر کیفیتِ رخشہ ہے خدا ہے گواہ
بنی ستارہ بپا ہو کے باندی درگاہ

جناب سرور عالم کی پیاری پیاری بتول
ادب نام زبان پر مرے نہیں آتا
جو ان کا نام سنا نہرہ سر بلندی چھوڑ

جو میر کے پھریاں طوافِ لائے فی
انہیں کوہِ منقش کا مدد میرے رسول

۴۲ تمام دستیاب ہوئی

اد نفس تباہ کار تو بہ
سولی ہو مراد شاد تھو سلی
کیا بھول گئے شفیق اپنا
عصیاں عصیاں میرے دل تنگ
خار و شت حرم کے آگے
مجھ تو بہ شکن کا نام سن کر

غیر مکمل دستیاب ہوئی

ہمارے دردِ جگر کی کوئی دوا نہ کرے
رخِ بنی کائنات ہے پھر لاف بندگی گل کو
اشارہ کروں اگر وہ کمانِ ابرو کا
قد بنی کے سوا کچھ ہمیں نہیں بھاتا
ہمارے دیکھے ہوئے ہیں مدینے کے قلعے
یہ زخمِ دل رویش گل ہنسائیں گے اک روز
نہیں میں روتا ہوں کچھ یاد باغ و گلشن میں
کھیلے گا غنچہ دل گل کی بادِ امن سے
یہ دل کو بھایا گل نہ ختم عشق کا لکھا

ترغنائے نامر سید کا کہاں ٹھکانا ہے

شفاعت اس کی جو محشر میں مصطفیٰ نہ کرے

جب وہ طلعت ہی جلوہ گر نہوئی
ہم تو رخصت سے پہلے مر چکے
اون کے تر دامنوں پہ آنج آئے
چین اور وہ بھی اون کے سایہ کا
ہم تو جانیں کبھی سحر نہ ہوئی
کیا کریں موت راہبر نہوئی
تپ فرقت ہوئی سقر نہوئی
ہم نے ظالم تری بسر نہوئی

۴۵ لے رضا قافلہ چاچ کا

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہوئی

۱۶

اے کاش شان رحمت میرے کفن سے نکلتے
ارہاں طفیل نام شاہ زمیں سے نکلتے
جان بوے گل کی صورت باغ بدن سے نکلتے
حسرت ہے بالہی جب جان تن سے نکلتے
نکلتے تو نام اقدس لیکر دہن سے نکلتے

دربائے ہول محشر پر جوش ہے قیامت
کون اپنا ہے معاون جز صاحب شفاعت
ہر موج ہے بلا زالئمہ اجل کی رحمت
گر ہو نہ یاوری پر وہ ناخدا ئے امت
کشتی نہ پھر سلامت بحرِ محن سے نکلتے

کس درجہ روز افزون عشق جیب ہے
ہر عضو شوق یاد جاناں میں مثل لب ہے
مرآتِ دل میں تاباں عکس مرعوب ہے
رگ رگ میں عشق احمد گر ہے تو کیا عجب ہے
آواز یا حبیبی ہر موئے تن سے نکلتے

ہے غلغلہ ہماری الفت کا اب تو ہر سو
پیدا ہے ادسکی باتوں سے انتظار کی بو
کیا خوب ہے کہ مشتاق اپنا ہے یار دلجو
گر مشت خاک میری یجائے اے صبا تو
اک شور مرجبا کا طیبہ کے بن سے نکلتے

مشعل فروز خاور مداح کی زبان ہو
گیسوئے شب میں رنگ رخسار مہوشان ہو
صبح بہار شام پر ظلمت خزاں ہو
تا آسمان زمین سے اک نور کا سماں ہو
جب رحمت پیہر میرے دہن سے نکلتے

فکر کی بو میں آہو کو ہو نہ وحشت
ہو عنبر قدس سے مشک ختن کو نسبت
لمجائے آکے نافوں سے بوئے عطر جنت
عالم ہو سب معطر پیچے جو بوئے حضرت
خوشبوئے مشک ایسی ملک ختن سے نکلتے

یہ شوق کم نہ ہو گا مرقد میں تا بہ محشر
کرتی ہے کارِ روغن جب باد مرگ سپر
یہ شعلہ وہ نہیں ہے جسکو بجا دے مرمر
جو عشق مصطفیٰ میں مرجاٹیکا نہ کیونکر
شورِ صلاۃ اوسکی قبر کہن سے نکلتے

یہ نغمہائے دلکش کب آتے ہیں کی پر
جب مرمرہ اجل سے یہ صوت ہونفروں تر
لب لائے گور سے بھی نکلیگا ذکرِ مرود
جو عشق مصطفیٰ میں مرجاٹیکا نہ کیونکر
شورِ صلاۃ اوسکی قبر کہن سے نکلتے

باغ جہاں سے گزرا جب وادف پیہر
بہر دوام خوشبو یہ زمزمہ تھا لب پر
نغماتِ جاں فزا سے عالم ہوا معطر
کھٹانا اے عزیز و محکو درود پڑھکر
تا بوے عطر رحمت میرے کفن سے نکلتے

جب ہو گا رنگ افشاں نور شبیر احمد
مہکے گی تا بہ محشر خوشبوئے باغ مرمد
کھل جائیگے ہزاروں گلشن میانِ مرقد
نکلتے گی مرقدوں سے یوں امت محمد
باد صبا مہک کر جیسے چمن سے نکلتے

جلوہ گہر ضیائے قدسی ہے اپنی منزل
یاد مہ عرب ہے وجہ فروغِ کمال
دو ذرے ہیں یہاں کے خورشید و ماہِ کال
نامِ نبی لیا جب پر نور ہو گیا دل
شعلے تجلیوں کے باہر دہن سے نکلتے

مرجبا گئے ہیں یارب گل میرے زخمِ دل کے
ہے کیا عجب الہی فضل و کرم سے تیرے
ہر عندلیب تالاں تالاں ہے اس الم سے
اگر صبا ئے طیبہ بچوں کو رنگ بخشنے
ہو کر شگفتہ خاطر بلبل چمن سے نکلتے

کالی گھٹا ہے غم کی چاروں طرف اندھیرا	گم کردہ راہ اوس میں یا رب یہ دل ہے پیرا
اشراق مہر میں اب کیا دید ہے خدایا	روئے حبیب حق سے اٹھ جائے کاش پرہ
پر نور ہو زمانہ سورج گہن سے نکلے	
میں غزلیب شیدا اوس گلزار کا ہوں	سہکا ہے جس کی بوئے الفت سے قلب غمزدہ
کیا ہے اگر نکلتی فرقت میں ہے بوئے خوں	خاک مدینہ پر میں جس وقت جا کے لوٹوں
خوشبوئے مشک و عنبر میرے بدن سے نکلے	
گہرائے شہر سے جی صحرائے ہو محبت	خندہ ہوں گاہ گریاں ہر چیز سے ہو نفرت
تکے چنا کردوں میں بس کہربا کی صورت	تا حشر یوں ہی تپکے صورت سے رنگ و دشت
حضرت کا جوش الفت ستانہ پن سے نکلے	
لاکھوں میں سینہ بریاں مثل نقاد کافی	انجام کار سب نے اپنی مراد پائی
دشت طلب میں ہو کر آوارہ کھو گئے جی	وہ دن بھی ہوا الہی جو صورت شہیدی
۴۶	حضرت کی جستجو میں قاسم وطن سے نکلے
تعظیم سے منکر ہیں و مہانہ نہیں چھپتے	دل جان سے حاضر ہیں و مساز نہیں چھپتے
افعی سے گھاتے ہیں جان اپنی گاتے ہیں	جاناں کو سلاتے ہیں جاں باز نہیں چھپتے
نزدیک بگاتے ہیں دیدار دکھاتے ہیں	مولا میرے آقا کے اعزاز نہیں چھپتے
مردوں کو جلائیگی روتوں کو ہنسائے گی	ان میٹھی نگاہوں کے انداز نہیں چھپتے
۴۷	مقطع نہیں ملا
مژدہ رحمت حق ہم کو سنانے والے	مرحبا آتش دوزخ سے بچانے والے
جتنے اللہ نے بھیجے ہیں بنی دنیا میں	تیری آمد کی خبر سب میں سنانے والے
مجھ سے ناشاد کو پہنچا دے در احمد تک	میرے خالق مرے بچڑوں کے ماننے والے
دل ویرانہ عاشق کو بھی کیجھ آباد	میرے محبوب مدینے کے بسنے والے

کوئی پہچان نہ بنی رتبہ عالی کو ترے	مرحبا غلہ کی زنجیر ہلانے والے
بعد مردوں مجھے دکھلائیں گے جلوہ اپنا	قبر تیرہ میں مرے شمع دکھانے والے
۴۸	قبریں آپکو دیکھا تو رخصانے یہ کسا
دیکھتے آئے وہ مردوں کے جلائیوالے	
برق عشق شہ والا یہ گری وہ تڑپی	شور سینوں میں ہے ہر پایہ گری وہ تڑپی
نہر انگشت کی بجلی سے چمک پڑے چرخ	شیبہ ماہ بکاتا یہ گری وہ تڑپی
زخمی تیغ تبسم سحر دکھلاتا ہے برق	رقص بسمل کا قاشا یہ گری وہ تڑپی
گری جلوہ رخ دیکھ کے عاشق کی نظر	نیم جاں بسمل شیدا یہ گری وہ تڑپی
خرو موسیٰ صدوقا کا بنا منظر عاشق	کوند کر برق تجھلا یہ گری وہ تڑپی
۴۹	اور اشعار دستیاب نہوئے
جان مسیح اپنے مسیحا کی ذات ہے	مروے جلانا اون کے حضور ایک بات ہے
یکتا ریاض و ہر میں اوس گل کی ذات ہے	بیل ہزار بات کی یہ ایک بات ہے
یہ وہ ہیں چکا نام شفیع العصا ہے	ماں یہ وہی میں جنکالب آب حیات ہے
کیوں طائران قدس نہوں اسکی بلبلیں	یہ پھول حاصل چین کائنات ہے
۵۰	کیا غم رضا ہوں عبد خدا امت نبی
آل رسول پر طوبی نجات ہے	
سیاح فضائے لامکانی	محبوب خدائے دو جہانی
مقصود توئی مگر رحمت	گمراہ بگناہ امت آبی
ور نقشہ ناخن تو گرید	مانی قلم قلم بستانی
اے عشق بنی تو عاشقاں را	آرام دل و قرار جانی
شمع از پروانہ تو آموخت	ایں گوشت زبان و بے زبانی
وداں گوید کہ تو مہر سی	نالہ کند آنکہ تو ندانی

دل میسوزد چنانکہ دیدی	حالت داند چنانکہ دانی
۵۱	مولائے رضا رضا چہ گوید علم تو بحال من کفانی
یارتِ زمین بر شہ ابرار درودے برا بروئے آن قسیدہ قوسین سلامی بر شہدش ہچو سیمائے لب او بر گوشِ بنی کاین کرم باد سلائے چوں زخمش از دواثرہ این دمتی پاکست	بر سید و مولائے من زار درودے بر چشمِ خطا پوش عطا بار درودے جاں بخش ہزاراں دل بیمار درودے بر طرہ آن گیسوئے خمدار درودے بر جستہ بیک شوخی رفتار درودے
۵۲	خاک در او باش رضا تاز کرامت خود بشنوی از ہر درو دیوار درودے
در منقبت حضور پر نور سلطان بغداد سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه عنہ	
تورے ویکمن کو ترے چیزایا عبدالقادر جیلانی کا ہو بد موھے پنے میں درس دکھایا عبدالقادر جیلانی ہے او گھٹ گھاٹ موری نیایا عبدالقادر جیلانی کر پاسے اپنی پار لگایا عبدالقادر جیلانی اے منظر کل فانی فی اللہ اے فیض اتم باقی باللہ یہ شان تری اللہ اللہ یا عبدالقادر جیلانی وہ ہر بھری صورت دس بھری انکھیاں از بہر بنی اے حق کے ولی کبھو سنے میں موھے درس دکھایا عبدالقادر جیلانی	

ج

صورتِ علوی سیرت نبوی اللہ جمیل کے منظر
ہے لیس کیشلہ چہرہ ترایا عبدالقادر جیلانی تن من دھن سب وارث ہوں اب سارو سہاگ اوتارت ہوں شیئا اللہ کی جیوں مالایا عبدالقادر جیلانی درشن کو تورے نیناں ترست ہیں لاج کی ماری کاسے کہوں میں بر نگاری یہ بیتا یا عبدالقادر جیلانی اے لیس کیشلہ کے منظر شاہِ رسل کے ہو نور نظر اے نور انام من نور اللہ یا عبدالقادر جیلانی رس کھاوت ہوں من ہی من میں کیا کھ لیاؤں سکھین میں پت راکھ لے موری مہاراجہ یا عبدالقادر جیلانی نیناں ترست ہیں درشن کو مورے دکھ کی کتھا پتیم سن لو اب دور کرو موری بیتا یا عبدالقادر جیلانی تم منظر شاہ رسالت ہو تم معدن جو دو سخاوت ہو کیونکر نہ کہوں شیئا اللہ یا عبدالقادر جیلانی چھائے گم کے کارے بد اور برست ہے دکھ کی برلھا بیچ نہ جاوے موری چنڑیا یا عبدالقادر جیلانی تورے چرن سبب لزاوت ہوں اور نیناں نیر بہاوت ہوں سن اچ تر جا کی اُن داتا یا عبدالقادر جیلانی
قصیدہ مبارکہ منقبت حضرت العارفین الکرام سلالۃ الواصلین الغلام سیدنا مولانا سید شاہ ابوالحسن احمد نوری میاں صاحب قبلہ

تاہد ارشد مارہرہ مطہرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سہمی باسم تائی شہرستان قہس

ماہ سہما ہے احمد نوری
نور والا ہے احمد نوری
نہ بکھلا کیا ہے احمد نوری
دور پہنچا ہے احمد نوری
نور سینہ ہے احمد نوری
وصف اجلی ہے احمد نوری
عہد اونی ہے احمد نوری
جلب تقویٰ ہے احمد نوری
نجم سے ماہ سے ہر ہوا
مہر سے ماہ سے نجم ہوا
اس کے مدد میں فوق طبیات
بر کاتی جہاں جمی ہو برات
شمس دیں کی شاؤں کا تیرے
تار انظار مرحمت سے بُنا
رشد و ارشاد کا ترے سر پر
قاویت ہے چشتیت سے بہم
رفع قوم میں وضع مجدے میں ق
ذکر ایسا کہ کلمہ کی ادنگلی
قوم سید ہار کوع دوہرا ہے ق

مہر جلوہ ہے احمد نوری ۱۱۴
نور والا ہے احمد نوری
رازلستہ ہے احمد نوری
بہت اونچا ہے احمد نوری
طور سینا ہے احمد نوری
کشف اخفا ہے احمد نوری
شہد اصفیٰ ہے احمد نوری
سلب طغویٰ ہے احمد نوری
گھڑیوں بڑھتا ہے احمد نوری
ابھی نیچا ہے احمد نوری
علم اعلیٰ ہے احمد نوری
اس میں دو طہا ہے احمد نوری
سر پہ سہرا ہے احمد نوری
تیرا جامہ ہے احمد نوری
آج طرہ ہے احمد نوری
تنگ دو پکا ہے احمد نوری
لاؤ لا ہے احمد نوری
خود سراپا ہے احمد نوری
الفن والا ہے احمد نوری

محض اثبات کا مقام بلند
میرا مرشد ہے مصحف ناطق
مہبط فضل شیخ تابہ کات
حریم اس کے پروا علی پیر
اسم اسے ترا تعالیٰ اللہ
آسمان سے اترتے ہیں اسماء
نام بھی نور حسن تام بھی نور
نور سرکار ذات دو تہ ہے ق
کیجئے عکس مثل کرناثر کا
قرب اس اعلیٰ سے ہے تجھے جبکا
لاول رہتے ہیں تمام ابدال
پسرو نبسہ و نیسہ نور
اُس کی سی ماں جہان میں کس کی
شکل دیکھو تو نور کی تصویر
نام پوچھو تو نور کی تنویر
انجمن ہو رہی مشرق نور
بام و در کی ضیا سے روشن ہے
طالبانِ حریم حق کے لئے
ڈور گنڈے پر چار عنصر کے
بند نحو بند سے کشائش نے
نقشے جیتے ہیں تیری ہمت سے

یوں دکھاتا ہے احمد نوری
نوری آیہ ہے احمد نوری
نخبورہ ہے احمد نوری
بیت اقصیٰ ہے احمد نوری
باسمیٰ ہے احمد نوری
نام کیسا ہے احمد نوری
نور دونا ہے احمد نوری
دن سوایا ہے احمد نوری
نور انشا ہے احمد نوری
قصر ادا دنی ہے احمد نوری
فرد و تنہا ہے احمد نوری
نور آیا ہے احمد نوری
این زہرا ہے احمد نوری
نوری پتلا ہے احمد نوری
نور معنی ہے احمد نوری
جلوہ فرما ہے احمد نوری
نور بالا ہے احمد نوری
راست قبلہ ہے احمد نوری
تیرا گنڈا ہے احمد نوری
قول بانڈھا ہے احمد نوری
نقش پر وہ ہے احمد نوری

اچھے پیارے کے دل کا نگوں ہے
 محمدی صحت ہے نور کی صحت
 گل بندو کی ٹپک میں بک
 ہر برکات کی ٹپک میں دھلا
 ہے صفی قس لبوں سے رواں
 وہ عارف کا نور بار سراج
 اس کے ارشاد ہیں دلیل یقین
 اس کے لب میں کلید کشف قلوب
 گہر بے بہائے نور و بہا
 سید الانبیاء رسول اللہ
 مرجع الاولیاء علی ولی
 وہ حسینی رچی ہوئی رنگت
 زینت زین عابدین سے ترا
 عم اعظم میں حضرت باقر
 صادق رقص سوز کا پر تو !!!
 شان کاظم دکھا کہ معدن حلم
 اسے رضا کے رضی رضا کے رضا
 فیض معدن سے تو معروف
 ہر میں ساری ہے ہر پاک تھے
 سید الطائفہ کا طائف ہے
 مثل شبلی قوم شہزاد پر

عبد واحد کے بحر وحدت سے
 بو الفرج کے لئے فرج دید سے
 حسن بو الحسن پہ تیرا حسن
 بو سعیدی سعید کتنا سعد
 غوث کوہین کی غلامی سے
 عبد رزاق ہیں وسیلہ رزق
 نصر و بو نصر اس کے نصر نصیر
 ہمازی کوپل علی کی ڈالی میں
 شاہ موسیٰ کے گورے ہاتھوں کا
 حسنی احمدی حسین و حمید
 دیکھ لو حبلوہ بہاء الدین
 گل خندان باغ ابراہیم
 خود بیکاری کے در کا سائل ہے
 نور قاضی ضیا کے پر تو سے
 اے جمال جیل شان جمال
 حمد کے دونوں پاک ناموں کا
 شان انوار فضل فضل اللہ
 برکاتی چمن کا بوٹا ہے
 باغ آل محمدی ہے ہنسناں
 رہے حمزہ کا میکہ جس کی
 آل احمد ہیں مصطفیٰ کے چاند

دڑیکتا ہے احمد نوری
 غم نے گھیرا ہے احمد نوری
 کیا نرالا ہے احمد نوری
 تیرا تارا ہے احمد نوری
 جگت آقا ہے احمد نوری
 تو سہارا ہے احمد نوری
 تا صراپنا ہے احمد نوری
 تیرا بالا ہے احمد نوری
 یہ بیضا ہے احمد نوری
 خوش ستودہ ہے احمد نوری
 آئینہ سا ہے احمد نوری
 تیرا چہرہ ہے احمد نوری
 ہم کو داتا ہے احمد نوری
 نور انوار ہے احمد نوری
 تجھ میں جملہ ہے احمد نوری
 فیض و لمحہ ہے احمد نوری
 تجھ سے پیدا ہے احمد نوری
 برکت زنا ہے احمد نوری
 سحر الودا ہے احمد نوری
 مدد کا ماما ہے احمد نوری
 ماہ پیارا ہے احمد نوری

خضر و اویسا ہیں آل رسول
میرے آقا کا لاڈلا بیٹا
شب بدعت سے کہتے ہو کا فور
رفض و تفضیل دندوہ کا قاتل
سیدھا سادھا ہے لیکن اٹوں سے
دیکھئے بھالے ہیں شہر دہر کے شیخ
خلفائے ثلاثہ کا ہے غلام
والقہ ان کا تازباں ہی نہیں
بے نقیہ بنا کر میں عیار
بے محاسن ہیں پیر چوٹی کے
یاں نہیں کھڑے چہر تو حید
کھو کے سدھ بدھ بنے سینچر پیر
بد مزاقوں کو تیرا شہد ہے تلخ
جلتے ہیں تیرے گرم چرچے سے
اے علم تعز یوں کے مجھے سے دور
شب باطل کا اب سویرا ہے
ظلمت غم کو اور مجھ کو دیا ہے
تیری رحمت پہ تیری نعمت پر
جس کا میں خانہ زاد اس کا تو
میرے آقا کا تجھ پہ اور تیرا
تیرہ سختی نے کر دیا اندھیر

شاہزادہ ہے احمد نوری
نازوں پالا ہے احمد نوری
نور افزا ہے احمد نوری
سنت آرا ہے احمد نوری
باقا ترچھا ہے احمد نوری
سب سے اولیٰ ہے احمد نوری
جب تو مولیٰ ہے احمد نوری
دل سے شیدا ہے احمد نوری
مرگ شیعہ ہے احمد نوری
مرد حق کا ہے احمد نوری
خاص بندہ ہے احمد نوری
حق کا جمعہ ہے احمد نوری
ان کو صفا ہے احمد نوری
ان کو سودا ہے احمد نوری
تجھ کو مجرا ہے احمد نوری
حق کا تر کا ہے احمد نوری
میرا مادا ہے احمد نوری
میرا دعویٰ ہے احمد نوری
پیارا بیٹا ہے احمد نوری
مجھ پہ سایہ ہے احمد نوری
دیراب کیا ہے احمد نوری

نور احمد مجھے بھی چمکا دے
لاکھ اپنا بنائیں غیر اد سے
دودھ کا دودھ پانی کا پانی
مرد کھو دے کہ خواہشوں نے بہت
تو ہنسنا دے کہ نفس بد نے ستم
خاک ہم نے اڑائی یو ہیں سہی
خانہانی کرم تہدیمی جود
پو تر دوں کا کریم ابن کریم
میرے حق میں مخالفوں کی دشمن
اتنا گہرے کرنا ہمارا ہے

نام تیرا ہے احمد نوری
پھر ہمارا ہے احمد نوری
کرنے والا ہے احمد نوری
دل دکھایا ہے احمد نوری
خون رو لایا ہے احمد نوری
تو تو دریاب ہے احمد نوری
تیرا حصہ ہے احمد نوری
کرم آما ہے احمد نوری
حق یہ میرا ہے احمد نوری
پار بیڑا ہے احمد نوری

میں کرنا کیوں بول جاتے ہو
ہاں تمہارا ہے احمد نوری

۵۴۰

مثنوی الوداع جتہ مقدسہ

۷۷

آج کیا ہے جو ہیں سب گریہ کنان
کیوں تڑپتا ہے مراد دل بقیار
گرمی بازار خور کیوں سرد ہے
ماننی پوش آج کیوں ہے آسمان
چل گئی کیسی یہ گلشن میں ہوا
کس لئے لالہ کے دل پر داغ ہے

خاک بر سر چشم تر سینہ زناں
کیا ہوا آنکھوں کو کیوں ہیں اشکبار
کیا ہوا مہ کو جو چہرہ زور دے
کیوں زمیں سکنت میں ہے آئینہ صاں
پھول جو دیکھو ہے کسلا یا ہوا
کیوں تختیر میں یہ سرد باغ ہے

غنچہ کیوں سر بستہ و غمناک ہے
 بلبلیں خامش پڑی ہیں خاک پر
 حال کیا یہ اس دل سوزاں کا ہے
 شعر میرے دے رہے ہیں بوئے خون
 دل کی بیتابی کا یہ عالم ہے آج
 کون جاتا ہے کہ بے ہوش ہے جہاں
 کس کے جانے کا ہوا ہے انتہام
 آگے آگے آہیں ہیں رایت لے
 خلق گو کرتے ہیں نالے ایک سو
 طر قوا کا شور بے ہوش ساز ہے
 گرد آڑی کس چاند کے رہ کی دلا
 عزم رخصت آج ہے کس چاند کا
 آج رخصت کون سے گل رو کی ہے
 کس کی رخصت سے ہے راحت میں خلل
 کس کی رخصت کی خبر لائی ہوا
 کون سے دلبر کی رخصت آج ہے
 کون جاتا ہے کہ سب بیہوش ہیں
 ہے جدائی آج کس دلدار سے
 کون جاتا ہے کہ دل بے چین ہے
 ٹکڑے ٹکڑے کیوں ہوا جاتا ہے دل
 کس کے جانے کا زباں پر آیا نام

نام سے جانے کے زہرا آب ہے
 کیوں نہ ہو اس رنج سے حالت تبا
 آج رخصت تجہ سرور کی ہے
 آج وہ جاتا ہے جس کے نور سے
 جس سے تھا چین اس دل ناشاد کا
 عکس سے جس کے نہاں مہ کا طبق
 جبہ کش مصطفیٰ پوشیدہ امت
 ذرہ دو چمکے تھے اس کی راہ کے
 جو ہوا اُس گل کے دامن کو لگی
 تھا وہ گل جب تک کہ یوں رونق فرا
 روز افزوں تھا عجب جوش بہا
 یہ مکاں تھا یا کہ اک رشک جانا
 اس مکاں پر صدقہ ہوتا تھا فلک
 روز رہتا تھا ہجوم بلبلاں
 روزان کے چہچہے سنتے تھے ہم
 شادماں اپنا دل ناکام تھا
 اب کہاں وہ بلبلاں خوشنوا
 باغ سونارہ گیا آئی خزاں
 الوداع اے تجہ خیر الوداع
 اے عبائے جسم الوداع الفراق
 می دید اے جامہ جاناں مرا
 لو سنبھا لو میرا دل بیتاب ہے
 کیوں نہ بہ جائے جگر آنکھوں کی راہ
 آج رخصت جامہ دلبر کی ہے
 تھے ورود یوار شمع طور سے
 سینہ اپنا مطلع انوار تھا
 جس کے جلوے سے عیاں الوداع
 نور حق از حبیب او پوشیدہ امت
 جو فلک پر چاند اور سورج بنے
 وہ چین آرائے صد جنت ہوئی
 باغ تھا پھولا پھولا خوش مٹی صبا
 بلبلیں شیدا کے دل کو تھا قرار
 تھا زیارت گاہ خیل قدسیاں
 کرتے تھے اس در کی در بانی ملک
 چھپوں میں وصف گل ہوتا بیاں
 دور تھا ناشاد دل سے رنج و غم
 چین تھا تسکین تھی آرام تھا
 کوچ گل کے ساتھ انہوں نے بھی کیا
 جب گل و بلبلیں نہ ہوں رونق کہاں
 اے لباس بادشاہ دوسرا
 جامہ پاک پیمبر الفراق
 بوئے تو باد از شمس مصطفیٰ

تاز بونے او معطر گشتہ
 تاز بولیش روح افزا آمدی
 نام و خصلت کا مرے دل پر چلتا
 تجھ سے میری آنکھ کی مٹی روشنی
 جب بگتری میں خالی پاؤں گا
 اس جگہ پر جب نہ پاؤں گا تجھے
 تجھ سے آتی مٹی مجھے بوسہ گھڑی
 خالی پاؤں گا جب اس گل سے دماغ
 آخر شش فرقت تو ٹھہری آج سے
 اے میرے گلزار محبوبی کے پھول
 میرے شرب دکھائے گرمیاں
 دام آفت سے رہا کیجے مجھے
 گرد سایہ تیرے دامن کا ملا
 تشنگی جب مجھ پر غالب ہو دہاں
 رحم میرے حال پر فرمائیے
 یہ بیماری مدح میں کھاتا ترزاں
 عرض جو کرنا تھا عاصی کر چکا
 دل کے نکولے کہتا ہے نال ترا
 اب خدا وہ دن کرے اے خستہ جاں
 حجتہ اقدس سے گھر آباد ہو
 چہرہ دلبر سے ہو پردہ ہٹا
 زینت لب میرا خاموشی ہوئی

غیرت صد مشک و عنبر گشتہ
 مردہ زندہ کن مسیحا آمدی
 کس نباں سے میں پکا دوں انفریق
 تجھ سے مٹی راحت دل ناسخ کی
 تو ہی کہہ کیسے پھر مر جاؤں گا
 زندگی کا لطف کیا ہو گا مجھے
 گلستان اصطفیٰ کے پھول کی
 زندگی کا مرے گل ہو گا چراغ
 آخری معروض بھی سن لیجئے
 عرضہ دارم اگر آفت قبول
 دھوپ میں جلنے لگوں میں ناتواں
 سایہ داماں عطا کیجے مجھے
 دیکھ لینا مدح خواں جل جائے گا
 سوکھ کر کاٹا ہو لبیل کی زباں
 عرض درگاہ خدا میں کیجئے
 چھوٹے سے مت اس کو یوں تشدد پاں
 گر قبول افتد نہ ہے بخت رسا
 اے خدا خاموش یہ کہتے ہیں
 پھر وہی تو ہو وہی زوار یاں
 خدمت خدام سے دل شاد ہو
 روز ہو نظارہ روئے یار کا
 سامعین سے ہے طلب آمین کی

سرپائے اکرم سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ از ہجۃ الاسرار
 شریف از ریاض مکرم ذی الکرم سید محمود جان صاحب قادری
 برکاتی نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نظم فرمودہ حضور پر نور
 اعلیٰ حضرت مجدد اعظم رضی اللہ تعالیٰ وارضاه عنا

مسمی باسم تار مخی

سرپائے نورانی شاہ جیلانی محبوب بانی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وعلى حبیبہ الکریم والہ الصلاة والتسليم
 بعد از ان من طالب تعریف غوث
 غوث اعظم کے فدائی کان لا
 علیہ اقدس اکبرین نور ہے
 ترجمہ ترتیب وار اوس کا لکھوں
 وہ مبارک نثر ہو نثرہ نثار
 اخبرنا قاضی القضاة شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن الامام
 عماد الدین ابی اسحق ابراہیم بن عبد الواحد المقدسی قال اخبرنا
 شیخنا الامام العالم الربانی موفق الدین ابو محمد عبد اللہ
 بن احمد بن محمد بن قدامة المقدسی قال اکمل شیخنا شیخ
 الاسلام محی الدین ابو محمد عبد القادر الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خیف البین

وہ اکبر جسم نازک خوش نما
جس پہ وایں خلد میں اپنی پھبن
وہ سفاقت میں نزاکت کی ادا
یاسمین نسریں یمن گل بنسرن

ربیع القامہ عریض الصدور

قد میانه سرو باغ مصطفیٰ
سینہ چوڑا سخن باغ اصطفیٰ
کیوں نہ ہو سینہ کشادہ دلکشا
حاشیہ ہے شرح صدر شاہ کا

عریض الحیة طویلہا

ہے عریض اون کی محاسن اور طویل
ہیں جنزبیل اون کے محاسن اور طویل
عرض و طویل ریش وافر باوقار
طویل عرض سائلاں کے ذمہ دار

اسم اللون

اسم اللون اون کی رنگت گندمی
خونی و حسن و لاحت سے بھری
گندمی رنگت سہانی دلکشا
وہ شہرا پھول باغ نور کا

مقرون الحاجبین

ابروں سے پیوستہ کی دلکش بہار
سو ہلال عید ہوں جسپر نثار
دونوں ماہ عید کی یکجا ہے دید
لو مبارک قادریو عید عید
شاد شاداں جان و دل قربان کرو
جان کہنہ دے کے جان تازہ لو
شام تک عید مہ نو ہے تمام
یہ مہ جاوید ہے عید دوام

ادج العینین

ادج العینین ہے وصف میں
کیا بڑائی اون بڑی آنکھوں کی ہو
کیا بڑی اللہ اکبر آنکھ ہے
وہ خدا میں بندہ پرور آنکھ وہ
یعنی آنکھیں ہیں بڑی اور سرگیں
جو عیاں دیکھیں رسول اللہ کو
دید اکبر سے مکبر آنکھ ہے
مصطفیٰ ہیں فیض گستر آنکھ وہ

قدرتی بے سرمہ آنکھیں سرگیں
باغ مازاغ البصر سے خوش چین
ذاصوت جھوری

جھوری الصوت خوش انداز ہے
وہ بلند آوا بلند آواز ہے
وسعت بھی وقد رعلی و علم و فی

ہے عجب روشن روشن رقبہ رفیع
علم والا کامل و پاک و وسیع
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بعد جداوس جو دپر ہرچ و شام
ہوس سراپا نور پر بعد رسول
سر سے پاک ہو درود میں کزول
تا ابد ہر آن ہر لحظہ دوام

دعاء

یا الہی اوس سراپا کے لئے
تیری رافت حفظ ہر رافت سے ہو
زمرگی بھر ناز و نعمت میں پلیں
جب گڑھوں کی پکار اس جا پڑے
ان کی دعوت میں ہوشاں ان کا نام
یہ تہا سدا اور اس کے احباب اقربا
ان میں ہوں ان میں رہیں ان میں ہیں
جیتے جی بندہ غلام شاہ ہو
وہ محرک نظم کے محمود جاں
وہ بھی ہوں مسعود تن محمود جاں
قادریوں پر تیری رحمت ہے
اون سے جو کام ہو رافت سے ہو
بعد مرون ظل عزت میں چلیں
یہ پکار سے جائیں ان کے نام سے
یوم تدعو کل نامیں پاک الام
سب اوغنیس میں پائیں عنوان و غذا
ان میں ادھیں ہمیش خلد ان میں رہیں
بعد مرون ان کی خاک راہ ہو
سید والا حسب صالح جواں
میں بھی ہوں محمود تن مسعود جاں

یا اَلْهَ الْحَقُّ اَجِبْ قَوْلِي اَجِبْ
اَسْتَجِبْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَسْتَجِبْ

۱۰ جمادی الآخر کا روز جان افروز و ہایت سوز و شنبہ مبارک ۱۳۳۲ھ و ۱۳۳۲ھ و ۱۳۳۲ھ و ۱۳۳۲ھ و ۱۳۳۲ھ و ۱۳۳۲ھ و ۱۳۳۲ھ و ۱۳۳۲ھ و ۱۳۳۲ھ و ۱۳۳۲ھ

منتفق اشعار و قطعات وغیرہ

مہربان ہم پہ ہے کس مرتبہ رحمن اپنا	مرسلوں کا ہے بنی مرسل ذیشان اپنا
دل کے محبوب و محبوب نہیں ہوتی تیز	آن احمد ہے یہ ناکارہ تن و جان اپنا
بھیجتا خود ہے عدا جس کے سلامی پہ سلام	عرض تسلیم ہے اس شاہ پر ایمان اپنا

دیگر

گر خدا چاہے خمار اب نہ ستائیکا کہ ہے	اپنے ساقی کو خدا خاطر سرشار عزیز
--------------------------------------	----------------------------------

دیگر

سوئے فردوس جو مولیٰ کی سواری آئی	طرقتوا کہتی ہوئی باد بہاری آئی
----------------------------------	--------------------------------

قطعہ

خدا تیرا خدا ہے تو خدا کا پاک بندہ ہے	خدا تو تو نہیں نور خدا غل خدا تو ہے
تری تو نہیں میں جتنا بڑھیں سب کچھ کوشاں ہے	فقط اک نار وایہ ہے کہ یوں کہیے خدا تو ہے

حساب اور گناہوں کا وہ بھی ایسے وقت	منور بہت بھی ہم کو تو کہہ نہیں آتی
------------------------------------	------------------------------------

تو خدا محرم نہیں چلتے دمن ایسے کچھ ہوں
ہماری آپ کی نبھتی نظر نہیں آتی
(دیگر)

اختر صاحب بریلوی کی عرض پر ایک با طرح مشاعرہ کے لئے فوراً یہ شعر فرمایا
نہ لائے میں نہ ہکتے ہوئے گلاب میں ہے
بہار جو ترے ادھرتے ہوئے شباب میں ہے
(دیگر)

یا اللہ اپنے اس پیالے پیمبر پر درود
سید عالم شفیع ہوز محشر پر درود
(دیگر)

آج سے دونوں جہاں قبضہ محبوب میں ہیں
یہ صدا دیتی ہے لکڑ دو کسان معراج
(دیگر)

روئے قوسین کا گلاؤ نہ جمال ابرو
ختم وچم تیغ پلائی کا جلال ابرو
(دیگر)

بزم رسل میں جسکے چہرے کی روشنی تھی
لودہ ہی شمع لایا صبح شب طلعت
(دیگر)

سائل ہوں ترا مانگتا ہوں تجھ سے تجھی کو
معلوم ہے اقرار کی عادت تیری ہم کو
(دیگر)

نقش میری ہو پڑی یارب میان کوئے دوست
ان کا منہ دیکھیں گے اٹھ کر خفا گان کوئے دوست
(دیگر)

گلو دیکھو سے گلبن کو رنگت ہو اور ایسی ہو
فر میری نظر سے دیکھ طلعت ہو اور ایسی ہو
(دیگر)

نقش میری ہو پڑی یارب میان کوئے دوست
ان کا منہ دیکھیں گے اٹھ کر خفا گان کوئے دوست
(دیگر)

نقش میری ہو پڑی یارب میان کوئے دوست
ان کا منہ دیکھیں گے اٹھ کر خفا گان کوئے دوست
(دیگر)

شہانام خدا تیرا تو کیا کہنا کہ خالق کو
تیرے پیر و بھی پادے میں محبت ہو اور ایسی ہو

دیگر

مجھ کو کیا غم کہ گنہ میرے چھپانے کے لئے
ذیل احمد ہے جہاد امن ستار جدا

قطعہ

عالم ہمہ صورت اگر جاں ہے تو تو ہے
پہلوان کوئی شمع کا بلب کوئی گل کا
طالب ہوں ترا غیر سے ہر گز نہیں کچھ کام
سب فتنے ہیں گمراہ درخشاں تو تو ہے
اللہ ہے شاہد مرا جاناں ہے تو تو ہے
گمراہین ہے تو تو ہے جو ایمان تو تو ہے

نہاں کپڑے ہر شاہ کو شان آفتوں کو چھڑا دو ہم کو
حسین کی پیاس کا تھق ذرا سا پانی پلا دو ہم کو

در مدح حضرت مولیٰ المسلمین امیر المومنین شیر خدا علی مرتضیٰ
کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

تشنگ لب تر و امنو مشرودہ کہیں
باغبان اللہ گلبن مصطفیٰ
ساقی بہر لبین مولیٰ علی
عند لب نغمہ زن مولیٰ علی

علی مرتضیٰ تو ہے وہی مصطفیٰ تو ہے
مرا حاجت روا تو ہے مرا مشکل کشا تو ہے

علی امام علی متجا علی مولیٰ
عجب مذاق ہے شمع پکڑتے دوڑتے ہیں
سقر ہیں جائے جو چھوڑے شہا ترا دامن
علی کو چھوڑ کے استاد و شیخ کا دامن

در شان شاہزادہ گلگون قبا شہید کربلا حضرت سیدنا حسین مجتبیٰ رضی اللہ

راک پوش بنی زب کسار زہرا
بوئے گلزار علی باغ و بہار زہرا

در لطیفہ لقب پاک ستمشال دین کہ لقب حضور سید شاہ ایچھے میاں رضی اللہ

انجم شدہ تابندہ دجوشاں ہجوم
اینها ہمہ در کرامت شمس الدین
ہم راوی خلق دہم پے دیور ہجوم
در یاب و مگر کہ شمس بارید ہجوم

در متعینت حضور پر نور حضرت مولانا مولوی السید الشاہ ابو الحسن احمد علی
قادری برکاتی مارہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سچوں مرشد ما جلوہ صوری بگذاشت
گرا احمد ظلمانیم از ظلم چہ پاک
سجادہ بد بو الحسن نوری بگذاشت
آقا پے ما احمد نوری بگذاشت

مجلس اہلسنت کے اجلاس کلکتہ میں شب ۲۸ شعبان ۱۳۱۹ھ شب مرشدہ کے بیان
مبارک میں ندوی مولویوں کے مقابل فی البدیہ فرمایا۔ خود ستانی و کلمات نقلی شرعاً پسند نہیں
اور خود لبشر کے لئے کیا ذریعہ تفاخر ہے۔ جس کا آغاز ایک قطرہ ناپاک اور انجام ایک مشیت
خاک اللہ تعالیٰ ایمان و سنیت پر خاتمہ کرے تو کچھ فخر ہے۔ وحبیبنا اللہ و نعم الوکیل
مگر مخالفان دین سے مقابلے کے وقت کلمات رجحان سنت ہیں۔ امیر المومنین مولیٰ المسلمین
سیدنا علی مرتضیٰ شیر خدا مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاعلیٰ نے معرکہ خیبر میں رجحان پڑھا جس

میں اپنی شجاعت و دلیری و ہدایت و شیری کا ذکر فرمایا۔ میں بھی ابن ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اتباع میں رجز پڑھتا ہوں۔ ناظم صاحب کو میرا یہ پیغام پہنچا دیا جائے۔
 منم کہ ہدیت من شیر را ز بول سازد | منم کہ غرہ من کوہ را در اندازد
 منم کہ زہرہ ز نامم عدو سے در بازو | منم کہ علم بہ نیرو سے بازو ہم نازد
 چشیدہ با شتی تیر قضا من آنستم | شنیدہ با شتی احمد رضا من آنستم

منقول از رسالہ مبارکہ مسمی بنام تاریخی مشرقستان آقہ سلسلہ

اگر ہے دعوتے حب حیدر تو فرض و تفضیل سے بھر | مذاق حیدر شقائق حیدر یزدانی کی چال کیا ہے
 دیگر از شرقستان اقدس را اذ علی الصلحہ کلّیۃ الذین یدعون الاسلام مع
 الكل یؤاخون و یوالون و یحبون المبتدعین و المرتدین و الزنادقہ
 و یبغضون و یسبون و یشتمون اہل السنۃ و الجماعۃ سے

یہ سنیاں عناد و باغثود و لنواز یہاں | آف و ہزار آفت بریں مذاق مدوہ باز یہاں
 را اذ علی الکنگوہیہ الدیوبندیۃ سے

نجدے گفتا بہن و صف رشید احمد گو | آفتش می گوئیت از ذات و صف کاٹش
 آنچہ پر گوہر شد از و سے تاج فرق پاک شد | زیر او عند راست سہل زیر پائے او و لش
 از کتاب مستطاب مسمی بنام تاریخی اکامن و العالی لنا شعی المصطفیٰ

بدا فم البلاد۔ را اذ علی امام الوہابیۃ الدہلوی سے

تیر بہ جاہ انبیا انداز | طعن در حضرت الہی کن

بے ادب و بی و آنچہ دانی گو | بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن

از تکمیل الاستعداد را اذ علی امام الوہابیۃ سے

چنداں کہ رخس حسن نہد بر سر حسن | این دہلو یک کفر نہد بر سر کفر

را اذ علی المقافوی سے

۱۔ صر جلی من نتائج من دعا | واسر ف علی لعبۃ الصبیان
 انہی جماعک فی الحسان عن العوا | انت انہی یا کلبۃ الشیطان
 منقول از رسالہ مبارکہ مسمی بنام تاریخی اذان من اللہ لقیام سنۃ نبی اللہ
 مخاطبہ العلماء الذین استغافوا بالوہابیۃ الکفرۃ و الدیوبندیۃ الزنادقہ
 فی المخالفتۃ سنۃ کون اذان الخطبۃ خاسر جہا من المسجد سے

غصہ جانے دو آؤ مل جاؤ | سنی آپس میں سب برابر ہیں

نجدیوں کو سقر میں جانے دو | دشمن مصطفیٰ ہیں اکفر ہیں

اُن کو شیطان کا خبث طیب ہے | کفر کی ظلمتیں منور ہیں

اُن سے اور مسئلے سے کیا نسبت | وہ تو اسلام ہی سے باہر ہیں

نسأل اللہ العفو والعافیۃ

منقول از کتاب مستطاب مسمی بنام تاریخی سبحان السبوح من عیب کذب مقبوح
 را اذ علی بابا النجدیۃ الدہلوی حیث قال بامکان کذب الباری سبحنہ و
 تعالیٰ و اتبع المعتزلۃ الذین قالوا بامکان ظلم القدوس السبوح جل جلالہ
 ہمہ امنو ظلماً بظلمہ صلیکھم | ذاقائل کذباً بکذب الہم
 لا شئ دنیہ اذا القلوب تشابھت | فالشبه نزاع الی اشباہہ

و نیز از سبحان السبوح شریف را اذ علی الوہابیۃ النجدیۃ الممالکین المستقرین
 فی اللجۃ الکفریات الکثیرۃ الجلیۃ سے

نکفر فوق کفر فوق کفر | کائن الکفر من کفر و فی

کما یرا سین فی متن و فی | تتابع قطرۃ من ثقب کفر

از تکمیل استمداد در احیاء علی الگنوی سے
کسی کو قبلہ و کعبہ کہے کا کیا شکوہ جناب قبلہ و کعبہ یہ شرک جاری ہے

منقول از تقریظ کتاب انوار ساطعه فی مدح المصطفیٰ صلی الله علیه و آله وسلم
سَوَادُ عِیُونِ الْعِیْنِ عَلَیْ سَنَادِ هَبْ
فان قیل جبریل لقال الموالاد ب
علی نضه من خط احسن من کتاب
تولہ و قدم بالوحد قومه و الہ
و ان ینھضن الاشراف عند سماعہ

ان سبطن السبع ثمانى ايف ما ادا على ابى الوهابية الدهلى الذى سمي
ان زنايه موحدين

تَعَسَّأَمِنْ بَاالْاَسْتِزَا
ذَا اَهْل تَوْحِيدٍ وَذَا
تَشَاهُجَتْ تَلُو بِهِم

امن تقریظ النوار ساطعه را دعائی الوهابیه الکنوچی

ولا ادري وسوف اخال ادري
فمن في كفه منهم خضاب
فما فيهم رشيد الصدق الا
فما معني تخاورهم ولكن

منقول از رساله مبارکه مشرقستان اقدس ^{۱۶} ص ^{۱۳۷} ادا علی الهی و افض
التفضیله من اهل سنت و جمیع و بدایین رامپور و سوان و غیره

یادِ ایام کہ شامت نے کھجایا تھا سر
یادِ ایام کہ اک شیر کو چھیڑا مل کر
بہمہ ترسان و گریزاں و سرساں رفتند
سنجلی سوز کہاں افسر کا گلا پلٹن
وہ پرٹیوں کا مذاق ادر وہ پرفوں کا جون
غازہ بر روئے عدو خاک ہریت مالہ
اتنی ہمت تھی تو یوں جھوم کر آنا کیا تھا
خیر بھاگے بھی تو اب اوس کو چھپانا کیا تھا
عالیٰ جملہ زبان گشت و گفتن باقی ست

از سال مبارکه مسمی بنام تاریخی تعبیر خواب و موائی احباب مراد اعلی البدنی
الذین خالقوا سنة کون اذان الخطبة خارجا من المسجد

سینه شود منشرح بجز شود منشرح
در ویل مضمون هزار جا بجا غنما

قطره خود را اگر حکم چکیدن کنم
پس سخفم صد درازم طوی میسکن کنم

منقول از رساله مبارکه الویل علی الحسین و اذا علی الوهابیة الکنایة

سادا اھند :- دیوبند الھند کی عیاریاں عجائباں کذبیاں کھنڈھوں تو یہ سارا میرا کہ لا خط فرما قیمت ۱۰/-

والوهابية الشيطانية القائمة بصحة وتوحي الكذب من الله عز وجل وبإله
سعيه علم ابليس وملك الموت من علم سيدنا محمد رسول الله صلى الله عليه و
عليه وسلم وجل الغراب لا يقع وجل بضيقتي التيس —

آن سفلہ کہ بدگفت خدایا و بنی را
نمکد بید خدایم بنی ہر کہ رواداشت
دو بیضہ بزود عیاں خور و فرو برد
در مسئلہ فقہ برد چیت گرفتے
زاغ ارنہ اگر خاک خورد نیست شکفتے
خزیرہ فرو برد اگر نر نہفتے

و نیز اس رسالہ مذکورہ را د اعلیٰ حکیم الامتہ الہیہ بذریۃ التھانوی القائل
بماثل علم النبی الکریم علیہ علی الصلوٰۃ والسلام علم کل عبی محبون و حیوان
و بہیمۃ الذی لم یزل فاراً من علماء اہل السنۃ و الجماعۃ و امت برکاتہم
و نعمت ارشاد الھم —

تھانوی جی نہ مکان چھوڑینگے
ہم انہیں ٹکھائے جاینگے
ہم نے کیسا چکھایا ڈنڈا کیوں
وہ دولتی چلا میں ہم ان کی
تھانوی جی کی کون توڑے چپا
اور نہ ہم ان کے کان چھوڑینگے
وہ کبھی تو مکان چھوڑینگے
پھر اچھل کر پان چھوڑینگے
پیٹ پر جا کے کان چھوڑینگے
جانے دیں ہم بھی دھیان چھوڑینگے

مسٹر ابوالکلام آزاد کے رد میں۔ کرباجی

آزاد مگر نہ تو بیشک مشرک وہ مسلم ہی وہی پٹیک مشرک

قبر القہار۔ یثربان گاندھویہ کے عقائد کفریہ کا مفصل بیان قابل دید ہے۔ قیمت

ز اسلامت اگر بہرہ بد میکروے برناخن مسلمے فدا لک مشرک

منقول از فتوے رسالہ مبارکہ مسمیٰ بنام تاریخی رجب الساحة فی صیاء
لا یستوی وجہا و جوفہا فی المساحة مستجیر ابدیل سیدنا
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم —

رسول اللہ انت المستجیر
لقد نلت ان تجی ان عن قریب
فلا خشی لا عادی کیف جاسوا
تصرق کید ہم والقوم باسوا

منقول از فتوے مبارکہ مذکورہ مستعینام بسیدنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و علی آلہ وسلم —

رسول اللہ انت بعثت فینا
تخوفنی العدی کیداً متیناً
کریماً رحمة حصناً حصیناً
أجونی یا امان الخائفینا

منقول از فتوے مبارکہ مذکورہ

عدت العادون و جادوا
وکفی باللہ و لیثا
و راجوت اللہ مجیراً
وکفی باللہ نصیراً

منقول از فتوے مبارکہ مسمیٰ بنام تاریخی النور و النورق لا سفار الماء المطلق
ناعتا بسیدنا المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم —

وکل خیر من عطاء المصطفیٰ
صلی علیہ اللہ مع من یصطفیٰ

اللہ يعطى والحبيب القاسم
ما نال خيراً من سواه نائل
منه المرجى منه العطاء منه المداد

صلی علیہ القادۃ اکا کاسم
کلام ولا یرجى لغير نائل
فی الدین دال دنیا والاخری لا بد

قہر مکن قہر تو عالم گداز دیگر

بیا بیا کہ بیا دیر تو خورد سدم دیگر

کہتے ہیں اولیا کہ یوں کہتے ہیں انبیا کہ یوں دیگر

کسے ہے مجال ثنائے محمدؐ دیگر

قطعات تواریخ

کیا رسالہ ہے کہ جنت کا قبالہ کیسے
معنی وہ معنی کہ گلزار متانت کے پھول
کیا بلاغت ہے کہ سجاں ہے ثنا خاں جسکا
وہ حلاوت کہ احبا کے لئے شیرہ حیاں
یا اسے گلشن گلہائے معانی کیسے
کیسا گلشن کہ نہیں بار خزاں کو جس میں
صیقل طبع نے سمجھتی ہے اسے اور صفا
فکر تاریخ میں مٹی طبع و کا سر گشتہ

کیا قبائلیہ نہیں جس میں کبھی رد کا اثر
لفظ وہ لفظ کہ دریائے فصاحت کو گہر
کیا عبارت ہے کہ قربان ہے عطار و حبیر
وہ ملاحیت کہ عدد کو نمک زخم بیکر
یا ہے آئینہ بے مثل یہ حسن سرور
کیسا آئینہ کہ تنویر و ضیا میں ہے سحر
ہر ورق نور سے ہے روکش خورشید و قمر
اتنے میں پردہ کشا روئے مراد آیا نظر

سز بخت سے یہ دی حضرت ہائے نذا
و رخ ان گنج منافع نے کئے افنی شمر

قطعة تاریخ سال تالیف کتاب سرور القلوب فی ذکر المحبوب من تصنیفات
قدوة العارفین حضرت عظیم الدین حبیب مولانا مولوی الحاج الشاہ محمد تقی علیخان
قادری آل سولی بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

میرے والد نے جب کیا تصنیف
جس کا ہر صفحہ تختہ فردوس
گیسویں سور ہے سواد حروف
یا قلم اُس کا ابر نیساں ہے
ہر سطر رشک موج صافی ہے
نقطے جن کے ہیں گوہر شہوار
یہ رسالہ بوجہ شاہ پدے
ہر ورق سدرہ و طوبے
مردم چشم سحر ہر نقطہ
ہر ورق اُس کا علم کا دریا
داروں کو صدق لکھوں تو بجا
قیمت اُن کی ہے جنت المادی

سال تالیف میں سضائے کہا
وصف خلق رسول اسی کیا

قطعة تاریخ طبع سرور القلوب تالیف

شد چو مطبوع اس کتاب عجیب
ناگہاں داد ہا تفسیر آواز
بود در فکر سال طبع سضائے
ذکر ہادی چہ مریم جاہا

قطعة تاریخ سال تالیف کتاب مستطاب نگارستان لطافت

چو لامع شد کبد سادہ تجلیا
مرطوبہ علیہ اللہ صلے

دانش مشرق و جی مبس شد
 هجوم آورده اندر جلوه گاهش
 برآمد مهر از صاحه حجله
 نجوم آل و اصحاب محجله
 چو این مهر و مه و انجم بهم شد
 سنا گوید سیه بالا شد تحجله

دیگر

یافت حسن حسن تحسین
 گفت سنا تا تاریخ چین
 از حسان در ذکر حسین
 نعت اشعار قبله دین

دیگر

دل و جانم حسن حسن خوش گفت در رفت
 شنیدم نغمه میزد و بلبل خلد
 به سلک مدحت میلا و اقدس
 مبارک شادی نعت مقدس

اس قطعه کے پہلے اور دوسرے مصرعوں میں تاریخ طبع ہے اور تیسرے اور چوتھے میں تاریخ تالیف

حسن در ذکر والا جاد طہ
 حسن حسن رضا بند قضا گفت
 گہر نعت ازیمین ذکر احسن
 رضا گفت مبارک ذکر احسن

قطعه تواریخ ذوق نعت

قوت بازوئے من سنی نجدی فگن
 خارج و زائر حسن سلمہ ذوالمنن

نعت چہ رنگین نوشت شعر خوش آئین نو
 شرع ز شعرش عیاں شد پیش نہال
 شعر گوین نوشت دود زہریب و ظن
 سنیہ را عوز جال نجد یہ را سر شکن
 قلعہ این تازہ نوش با دہ ہنگام نوش
 کلک رضا سال طبع گفت با افضال طبع

ادج بہین محبت جلوه گر رحمت

یاد نوائے حسن باب رضا نئے حسن

باز بہ جلب منن باز و بخت قوی

نیک حجاب من فضل عفو و عفی

عاقبت عاقبت باد نوائے حسن

باب رضا نئے حسن باز بہ جلب منن

باز و بخت قوی نیک حجاب من

فضل عفو و عفی حل دی جبل من

دیگر

نعت حسن آمدہ نعت حسن

ان من الذوقی لیسیر ہمہ

حسن رضا باد بزمین سلام

ان من الشعر الحکمہ تمام

کلک رضا چنان سال آں

یافت قبول از شہ را اس الانام

تاریخ وصال حضرت خاتم الاکابر حضور پر نور قدوة الکاملین مولانا الشاہ
 سید آل سواد احمدی مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تواریخ الاولیاء

رضی اللہ عنہ والمحبوب

الاعصوب السیدہ بر دیوبندیوں کے ایہ ناز سوالات کے مسکت جوابات قیمت ۸

خذ التاريخ في التوشيح نظماً
رخد من كل قطي مثل سطر
يلوح كأنه البدر المنير
تكن مشا وليس له نظير

١	٢	٩	٦
١	٢	٩	٦
١	٢	٩	٦
١	٢	٩	٦

وحي طاهر برامام
ودود طائب بدل الجبر

اس مربع میں ۱۶ تواریخ وصال استخراج ہوتی ہیں یعنی مربع کی چوبیس چالیں
آئنی تاریخیں نکلتی ہیں

طاهر محل	واصل بر ب	اصفی عیسیٰ	احمد و شریب
بجو مسمی	اشبہ بجید	آل رسول	انقی صفی
فرہ اجل	اصفی الشنا	آل روح دیں	جان عرب
کنف صفی	شہاد ہدی	نور نجی	افق العالی

تواریخ مجاہدہ نشینی حضرت سیدنا ابوالحسین احمد نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تبیات بیت نجبی

رحمة الله وبركاته عليه اهل البيت الله حميد محمد

تاریخ وصال حضور پر نور حضرت سیدنا الشاہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیر گرامی قد

اجمل فتویٰ العلماء برقرآن اور بکثرت حدیثوں سے اور فقہ سے بعد از جوازہ دعا مانگنے کا ثبوت ثبت ہے

و شیخ طریقت حضور پر نور سیدنا شاہ آل احمدیہ میاں حضور سید آل برکات

سقرے میاں رضی اللہ عنہما
ادخلی فی جنتی

تاریخ وصال حضرت مولانا مولوی الشاہ محمد رضا علیخان صاحب مجد حضور پر نور
اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہما

الا ان اولیاء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون

سبحا تواریخ ولادت
حضرت عظیم البرکۃ مولانا مولوی الشاہ محمد تقی علیخان صاحب قادری برکاتی
آل سولی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

سحق الاحوال بھی مکان	جاء و نقي الثوب على الشان
شهاب المدققين الاماثل	هو اجل محقق الافاضل
برئ من الخسوف والكلف	قصر في برج الشرف
اقدم حذاق الكراما	افضل سباق العلما

تواریخ انتقال

خاتم اجلة الفقهاء	كان نهاية جمع العظماء
ان فقد خلك كلمة بها يهتدى	امين الله في الارض ابدا

ان مروتة العالم مروتة العالم
خل فی باب العباد وینشد المومنین

ان مروتة العالم مروتة العالم

ان مروتة العالم مروتة العالم

یا غفوسی

یا غفوسی

ان الذین ینابعونک انما ینابعون الله الوهاب

تاریخ انتقال حضرت سید مجتبیٰ حسن میاں ضامن حرم مغفور کہ در معاد
از حج و زیارت قبل وصول وطن بمعبود بمبئی

ان الکرمین سیدنا المجتبیٰ حسن
ان الکرمین سیدنا المجتبیٰ حسن

ان الکرمین سیدنا المجتبیٰ حسن
ان الکرمین سیدنا المجتبیٰ حسن

تاریخ انتقال حضرت محمد مکرم معطر طریقه سیرت حضرت حق آقائے
نعت در بار رحلت فی اللہ تعالیٰ عنہما کہ معطر طریقه سیرت حضرت حق آقائے

خاتون ستاره سیادت
لخت جگر علی و زهرا
وز زید شہید سوگوارے
شان برکات عین رحمت
از پیشہ حمزہ شیر مردے
از مادہ و ترک لب کشاید

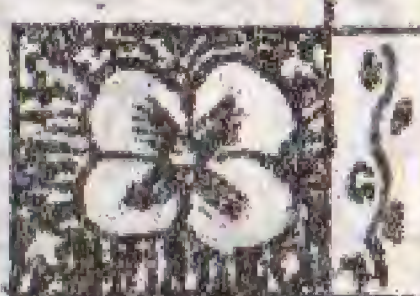
با فوئے سراوق طہارت
نور نظر نبی و کبرئے
از خون حسین دل نگارے
جان حسنا زین عفت
از آل محمد الہی دروے
شیرے کہ زینستان بر آید

شیراں ہمہ شیراۃ شیرند
بانویاں کہ اہل صدق اند
از سحرے میاں لطیف جانے
آقلے مرا ستودا فرزند
از آل رسول یادگارے
بہر حج خانہ خدا خاست
احرام حرم کہ بر میاں بست
بر تن نہ کہ بر میان جان بود
مردم کہ بجانہ رہ نوشتنند
در کار عوام حج گل بود
ہنگامہ حج شاں برآمد
آورد و بائے ہیضہ ناگاہ
مردانہ براہ صدق ریاضت
احرام حریم فادخلی کرد
من بند خدا کہ خانہ زادم
محزون ز غمش فساد میگفت
می داشت جلال سیادت
دہ رحمت خاطر بود حش

فی الخلد یحییٰ الیہا

را منوان واسع علیہا

یکساں صید افکن و دلیرند
حقا مردان راہ حق اند
دارا چھے میاں لطیف جانے
مولائے مرا خجستہ دلیرند
از باغ بقول نو بہارے
دار خانہ ظہرے خانہ خواست
دیں رخت کہ سوئے آل مکان بست
نے تابہ مکان بہ لامکان بود
تا خانہ رسیدہ باز گشتند
ادور سردکار حج دل بود
ہنگام حج اکبر آباد
پروانہ اسرار جی الی اللہ
لبیک حناں بپائے برخواست
داخل شدہ طوف جنتی کرد
چوں گوش بسوئے دل نہادم
دروے دُریے سال نقل ہی مفت
ہم یافت ہم حج و شہادت
روئے ملکی پر فتوحش



تاریخ و قاضی آیت ضلّیل الشان حضرت مولانا مولوی شفیع احمد صاحب
قادی برکاتی رضوی میلیپوری امین دارالافتار رضوی و مدرس سوم مدرسہ اہلسنت
منظر الاسلام بریلی شریف

اہل الفتوی شفیع احمد
سُنی حنفی و قادی خا
تھا مفتی و واعظ و مدرس
سے چار شہادتوں کا جامع
جموعہ رمضان تپ تعلیم
مجھ کو کوئی امین فتوے
مرگ صد ہائے سخت تو ہے
امید ہے نزع و قبر میں ہو

تاریخ لکھی رضا نے فوراً
یارب تیرا شفیع احمد

تاریخ وصال طالع جمال مظہر حلال مجمع کمال حضرت مولانا مولوی ناصر الدین ابو الفیض
المعروف محمد شفیع صاحب خواجہ طرہ نزاری امپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہ
وقت و فن مبارک اس حضور پر نور اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد اعظم
دین و ملت رضی اللہ عنہ فی البدیہہ شہداء و فرمودند

عالم عالی روش مونی صافی منش
کاسر نجدی جنود ناصر دین شیخ

چار و ہم روزہ بود کان قرچا روده
گشت تہ خاک شد خاک نوش و قیغ
رفت بیاد حبیب گفت رضا سال نقل
یاد محمد شفیع بہر مستند شفیع

رباعیات فارسی

یک چند بداحی اودل بستیم
دیدیم رضا تو صمد فرسا کاہ لیت
عمرے قدم اشبہ خامہ بستیم
کاغذ بدردیم و قلم بشکستیم

دیگر

دی سوخت رضا حرف لہے دل من
کردم گنہ و قابل دوزخ شدہ ام
می گفت کہ اے منعم دے محل من
دوزخ چہ گنہ کرد کہ شد قابل من

دیگر

من آتش جرم و گنہ افروختہ ام
خود سوختہ ام از یک جو آہے وہ
افروختہ ام آتش خود سوختہ ام
آہے وہ و نا سوختہ کن سوختہ ام

دیگر

مولیٰ اولے ولی والی والا
ان غم تلخم بدہ ز شہادت کہ شود
والا بالا علی عالی اعلیٰ
حالم حالا حلی حالی اعلیٰ

دیگر

دی شب من عزایب رحمت دوست
در پردہ کردیم غم الفت دوست

را از سیرت کمیٹی - سیرت کمیٹی کے اقوال و عقائد پر احکام شرعیہ قابلہ دید و لائق شنید ہے - قیمت ۵۰

ادگفت کگل گل من بیدل دل دل
مقصود ہمیں بود کہ ہر فرقت دوست

دیگر

پایت اے آنکھ چوں تو احسن بنود
برگردن قوم تا مہر ہن بنود
سرتاپہ قدم تو منت حق باشی
خود منت حق کرا بہ گردن بنود

دیگر

اے خدمت درگاہ تو دین جبریل
روشن سبحانے تو جبین جبریل
جو لنگہ خدام جنابت باشد
سدرہ کہ بود شاہ نشین جبریل

درد و روافض

ہرگز شب تیرہ شب افروز نہ شود
ساقی مغاں امیر کوثر نہ شود
ہم حُبت علی و ہم خُلات شیعین
ہر دو خواہی دے میسر نہ شود

لہ باعیاات اردو

یارب عطا ہو مجھ کو دلائل نام کی
شیدا یہ جن کے آتش دھڑخ حرام کی
صدقہ انہیں کا اُن کو غضب بچا مجھے
دشمن یہ جن کے نعمت جنت ہر نام کی

دیگر

کچھ اہ طریقہ غم جانان نہ بتائے
دلیوانہ ہے جو قیاس کو دیوانہ بتائے
اے راستہ والو جسے کچھ واں کی خبر ہو
لشکر ہمیں یار کا کاشانہ بتائے

دیگر

عابد و عاصی و تائب سب میں
کون ہے وہ جو نہ چاہے تم کو
آگے اے جان جسے تم چاہو
قسمت اُس کی ہے جسے تم چاہو

دیگر

کس ہاتھ کا غم تاب توں ٹوٹ گیا
کس ہاتھ کا غم تاب توں ٹوٹ گیا
جنبت ہوئی کس مہر کی نگلی کو رضا
کا نپا دیدیضا کہ عصا چھوٹ گیا
بجلی سی گری شیشہ نہ ٹوٹ گیا

دیگر

نور رخ سرور کا عجب جلوہ ہے
یہ شام مدینہ نہ سمجھنا اے دل
آکھوں پہ اس کو چہ میں نہ بتا ہے
آہ دل عاشق کا دہواں چھایا ہے

دیگر

پرواز میں جب مدحت شہ میں آؤں
مضمون کی بندش تو میسر ہے رضا
تا عرش پر فکر رسا سے جاؤں
کافی کا درد دل کہاں سے لاؤں

دیگر

آب در دناں سے عدن ڈوب گیا
خجالت یہ ہوئی دیکھ کے دئے نہ تو
رشبک پعلیں سے سین ڈوب گیا
شبنم کے سپینہ میں چہن ڈوب گیا

دیگر

مہکا ہے مرے بوئے دہن سے عالم
یاں نغمہ شیریں نہیں تلخی سے بہم

شرح قصیدہ مبارکہ فضائل فاروق :- قابل دیدلائق حفظ ہے۔ سنیوں کے لئے سپر اور دشمنوں کیلئے تبرک و تہذیب ہے

کافی سلطان نعت گویاں ہے رضا انشاء اللہ میں وزیر اعظم

دیگر

اسرا میں جناب جلوہ رخ سرتاباں خدمت میں دلا آئینہ رویاں جناب
لے شوق نظر ٹھہرے تو کیونکر ٹھہرے آئینوں میں آفتاب اور وہ جناب

دیگر

ہے دوش نبی کان صفا صل علی خاتم ہے لطافت پہ گواصل علی
تھا باریبوت جو اٹھایا نشہ نے یہ تیل نزاکت سے پڑا صل علی

دیگر

رحمت کہ نہ دن نے داغ حرمیں دیکھا شب کو بھی نہ یہ روز سہ پیش آیا
وہ وقت جسے دونوں طرف نسبت تھی مولے کی ولادت سے شرف یاب ہوا

دیگر

عشق احمد میں جسے چاکیں دیکھا گل ہوا صبح ہمیشہ اسے خنداں دیکھا
تھا ملاقات رضا کا ہیں اک عمر شوق بار آج اسکو مدینہ میں غزل خوان دیکھا

دیس

مدینہ منورہ کے بحر و فراق میں بطحائے مدینہ کی چڑیوں کو دعوت
آجاؤ بالم کے بن کی چسپاں
میں لے لیوں تمھاری بلیاں
میں بھلے چھنے من کا پنجر بناؤں نین کی رکھدیوں دو کرپاں
میں اپنے گرجوا کا جوگا بناؤں جو جل مانگور و رو بھر دیوں تلیاں
واہو ماں تمکا جو گھائے ستافے کیسن کی کر دیوں تمپر میں چھپاں